

خوف کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں



جذباتی جنگوں پر کلامِ خدا کی قوت سے فتح پانا!

جوئیں مائسر

گذشتہ اشاعت باعنوان ”میری مددگریں میں پریشان ہوں“۔

خوف کے بارے میں

سید ھی سید ھی باتیں

مصنفہ: جو نیس ماتر

مترجم: ڈاکٹر فیصل

Straight Talk On Fear

Written by:

Joyce Meyer

Translated by: Dr. Faisal

جملہ حقوق محفوظیں

فہرست

5	حصہ اول: خوف سے آزادی
6	۱۔ خوف کا مقابلہ کرنا
15	۲۔ ہر چیز کے بارے میں دعا کرو اور بالکل خوف نہ کرو
27	۳۔ دعائی اقسام
41	۴۔ بادشاہی کی کنجیاں
53	حصہ دوم: خوف پر فتح پانے والی آیات
56	خوف پر قابو پانے کی دعائیں

تعارف

ایماندار کی چیزیت سے یوں تجھ میں تمیں رومانی میراث ملی ہے جس کے سبب سے تمیں بے شمار فوائد حاصل ہوئے ہیں اور ان میں سے ایک خوف سے رہائی ہے۔ تو مجھی ہم بعض اوقات خوف کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن خوف زدہ ہونے کے باوجود ہم آگے بڑھ کر حملہ کر سکتے ہیں کیونکہ خدا ہماری حفاظت کرنے کے لئے ہمارے ساتھ ہے اور ہماری مدد کرتا ہے یعنی ہماری غاطر جنگ کرنے کے لئے وہ ہمارے آگے چلے گا اور ہمیں چڑھائے گا اور جب ہم اس کی فرمانبرداری کر میں گے تو وہ ہمیں فتح مندی سے بھی ہمکنار کرے گا۔

اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ خوف کی وجہ سے آپ نے اپنی زندگی میں بہت سی برکتیں کھو دی ہیں تو آپ کے لئے خوش خبری ہے کہ اب آپ خوف پر قابو پانا اور اس پر فتح حاصل کرنا یکھ کر خدا کی طرف سے عطا کردہ بھر پور زندگی کا تجربہ کرنا شروع کر سکتے ہیں۔ جس کا منصوبہ خدا تعالیٰ نے آپکے لئے بنا رکھا ہے۔

حصہ اول

خوف سے آزادی

باب اول

خوف کا مقابلہ کرنا

”۔۔۔ کیونکہ خداوند تیرا خدا خود ہی تیرے ساتھ جاتا ہے۔ وہ تجھ سے دستبردار نہیں ہو گا اور نہ

تجھ کو چھوڑے گا۔“ استثناء 31:6

”خوف نہ کر کیونکہ میں خداوند تیرے ساتھ ہوں۔“ یہ پیغام باعل مقدس میں مختلف انداز سے پیش کیا گیا ہے۔ خدا نہیں چاہتا کہ ہم خوف کریں کیونکہ جو کچھ خدا نے ہمارے لئے منصوبہ تیار کر رکھا ہے خوف نہیں اسے پانے کلے عملی اقدام اٹھانے اور اسے حاصل کرنے سے روکتا ہے۔ خداوند ہم سے پیار کرتا ہے اور ہمیں برکت دینا چاہتا ہے اور ہمیں راستے دکھاتا ہے کہ ہم خوف نہ کریں۔

مندرجہ ذیل حوالہ میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہم جو یوں مُسْتَحِق پر ایمان رکھتے ہیں ہمیں ان چیزوں سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں جن سے غیر ایماندار خوف رکھتے ہیں۔ یعنی ”دنیا کے لوگ“۔ خدا نہیں چاہتا کہ ہم ان چیزوں سے خوف زدہ ہوں۔

”کیونکہ خداوند نے جب اس کا بات صحیح پر غالب ہوا اور ان لوگوں کی راہ میں چلنے سے مجھے منع کیا تو مجھ سے یوں فرمایا کہ۔ تم اس سب کو جسے یہ لوگ سازش کرتے ہیں سازش نہ کرو اور جس سے وہ ڈرتے ہیں تم نہ ڈرواوند گھبراو۔“ رب الافق ہی کو مقدس جانو اور اسی سے ڈروا اور اسی سے غافر ہو۔“ یسوعیاہ 13:8-11

کلام مقدس میں خدا نے فرمایا ہے کہ ہم اس کی قوت کے زور میں مضبوط نہیں اور فتحِ مندی کی زندگی گزاریں اور اس نے وعدہ کیا ہے چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ ہمیں بھی نہیں چھوڑے گا۔

کوئی خوف نہیں!

ہم میں سے ہر ایک نے تجربہ کیا ہے کہ جب ہم ایمان میں بڑھنا شروع کرتے یا اس تک کہ ایمان کی سوچ جی سے خوف ہمارے اندر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ جانشی کی ضرورت ہے کہ ابلیس خوف کا منبع ہے۔ ۱ یوہنا 18:4 میں یوں مرقوم ہے کہ:

”مجبت میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل مجبت خوف کو دور کر دیتی ہے کیونکہ خوف سے مذاب ہوتا ہے اور کوئی خوف کرنے والا مجبت میں کامل نہیں ہوا۔“

ابلیس خوف پیدا کرتا ہے تاکہ ہمیں شک اور بے پارگی کی حالت میں دھیل کر کرب میں بتلا کر دے، اور ہمیں خدا کی مرخی کو پرا کرنے سے باز رکھے تاکہ ہمان برکات کو حاصل کرنے میں بھی ناکام رہیں جو خدا نے ہمارے لئے رکھی ہوئی ہیں۔

ہم بے خوف زندگی گزارنے والے بن سکتے ہیں۔ اگر ہم خدا کے کلام پر اپنے ایمان کی بنیاد کو قائم کریں تو۔ مثال کے طور پر:

”یکو مکہ خدا نے ہمیں دہشت کی روح نہیں بلکہ قدرت اور محبت اور تربیت کی روح دی ہے۔“ (تیجتھیں 1:7)

”تو مضمبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ۔ مت ڈڑاوردہ ان سے خوف کھا کیونکہ نہ اوند تیر اخدا خود ہی تیر سے ساق جاتا ہے۔ وہ تجوہ سے دست بردار نہیں ہو گا اور نہ تجوہ کو چھوڑے گا۔“ (استثناء 31:6)

رومیوں 10:17 ہمیں بتاتا ہے کہ ”پس ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا مُسیح کے کلام سے۔“ بابل مقدس میں موجود مندرجہ بالا حوالہ جات کی طرح اور حوالہ جات بھی موجود ہیں جو اس کتاب کے آخر میں بھی دیئے گئے ہیں۔ ہمیں ان کو یاد کرنا ہے اور پا آوازِ بنند ان کا اقرار کرنا ہے تاکہ جب ہمیں پیاس محسوس ہو تو ہم ان کو پانی کی طرح پی لیں۔ جب ہم اپنا منہ کھولتے اور خدا کے کلام کا اقرار کرتے ہیں تو خدا کلام ہمیں اس خوف پر فتح کرنے کی قوت دیتا ہے جو ہمیں کرب میں مبتلا کرتا اور کاوث کا باعث بتاتا ہے۔

”اور ہمیں جو اس کے سامنے دی ری ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اگر اس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔

اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ مانگتے ہیں وہ ہماری سنتا ہے تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اس سے مانگا ہے وہ پایا ہے۔“ (یوحننا 15:14-15)

ذعا کرنے اور خدا کے کلام کا اقرار کرنے میں وقت ہے اور خدا کا کلام اس کی ظاہر کردہ مرضی ہے۔ میں اس بات کی قائل ہوں کہ ذعا کے دوران سب سے اہم کام خدا کے کلام کا اقرار کرنا ہے۔

جب ہم اپنے آپ کو زندگی میں کسی مسئلہ کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے یا اس سے بخوبی کو شش کرتے ہوئے پائیں یا اس کے سبب سے خوف، بیت، حیرت یا ذہنی اضطراب میں مبتلا پائیں تو ہمیں دعا کرنی پاییے اور خدا سے کہنا چاہیے کلام میں موجود اپنے وعدہ پورا کرے اور وہ ہمارے آگے چلے اور راستہ تیار کرے۔ یعقوب نبی میں بتاتا ہے کہ ہمیں ملتا نہیں یہ کونک ہم مانگتے نہیں (دیکھنے یعقوب: 4:2) یوں نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم مانگیں۔ ڈھونڈ میں اور کھٹکا میں (دیکھیں متی: 7:7)۔

مثال کے طور پر اگر ہمیں نوکری کے لئے انترو یو ڈینے کا سامنا ہو تو اچھا تاثر نہ دینے کے خوف یا نوکری نہ ملنے کے خوف میں مبتلا ہونے کی بجائے ہمیں نہ اوندہ سے دعا کرنی پاییے کہ وہ ہمارے ساتھ رہے اور ہمارے آگے چلے اور ہمارے لئے راستہ تیار کرے تاکہ ہم اپنے آپ کو بہترین انداز میں پیش کر سکیں۔ اور پھر بھروسہ رکھیں کہ جو کچھ بھی ہو گا وہ ہمارے لئے خدا کے کامل منصوبے اور مرغی کے مطابق اچھا ہو گا۔

خوف کے باوجود آگے بڑھتے جائیں

”اور نہ اوندہ نے ابراہم سے کہا کہ تو اپنے دلن اور اپنے ناتے داروں کے پیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے بیل کر اُس ملک میں جا جو میں مجھے دکھاؤں گا۔“ پیدائش 12:1

آپ کو کیسا محسوس ہوا گر خدا آپ سے کہے کہ اپنے گھر، خاندان اور ہر اس چیز کو چھوڑ دیں جس سے آپ آش اور مطمینی میں اور کسی انجان سمت کی طرف روانہ ہو جائیں؟ اس خیال سے ہی خوف آتا ہے؟ مندرجہ بالا حوالہ میں ابراہم کو اسی چیز کا سامنا تھا۔ وہ خوف زدہ تھا۔ اس لئے خدا نے بار بار اس سے کہا کہ ”خوف نہ کر۔“ یہی پیغام اس نے یشوں کو دیا

جب اس نے اسے بنی اسرائیل کی رہنمائی کرنے کے لئے بیاناتا کہ وہ انہیں اُس وعدہ کی ہوئی سر زمین تک لے جائے جو نہ انے بنی اسرائیل کو بطور میراث دینے کا وعدہ کیا تھا۔ (دیکھنے یشوع 9:6)

جو کوئی خدا کے کام کے لئے تیار ہے اسے بارہا خداوند کی آواز آتے گی کہ ”خوف نہ کر۔“

ایلہ بخت امیبوث جس کے شوہر کو ایکلوڈور میں چار دوسرے مشنزیوں کے ساتھ شہید کر دیا جیا تھا کہتی تھی کہ اس کی زندگی پورے طور پر خوف میں جگوئی ہوئی تھی۔ وہ جب آگے قدم بڑھانے لگتی تھی تو خوف اسے روک لیتا تھا۔ لیکن اس کی ایک دوست کی نصیحت نے اسے آزاد کر دیا۔ اُسکی دوست نے کہا ”تم خوف میں رہ کریں یہ کام کیوں نہیں کرتی؟“ ایلہ بخت امیبوث اور مچل سینٹ جو کہ شہید مشنزیوں میں سے ایک کی ہیں تھی۔ انہیں قبائل میں بشارت کے کام کے لئے ملک پڑیں اور ان قبائل میں وہ لوگ بھی شامل تھے جنہوں نے اُسکے بھائی اور شوہر کو شہید کیا تھا۔ ہم اکثر سوچتے ہیں کہ کچھ کرنے سے پہلے انتقام کریں جب تک کہ ہم بے خوف نہ ہو جائیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہماری کامیابیوں کا پھل نہ کام کے لئے دوسروں کے لئے حکم کے ہماری ذات کے لئے بھی بہت ہی کم ہو گا۔ ابرام اور جاشواع دونوں کے لئے ضروری تھا کہ خدا کے حکم کی تابعداری میں خوف کے باوجود ایمان کا عملی قدم آئھائیں۔ خدا نے مجھے اس کہانی سے یاد دلایا کہ خوف کے باوجود آگے بڑھتے جائیں۔ پھر اس نے خوف کے بارے میں کچھ بتائیں مجھ پر ظاہر کرنا اور کھولنا شروع کئیں۔

”خوف نہ کر“ کے معنی میں ”بھاگو مت“

”تب موئی نے لوگوں سے کہا ذرومت۔ چپ چاپ کھڑے ہو کر خداوند کی نجات کے کام کو دیکھو جو وہ آج تمہارے لئے کرے گا۔۔۔“ خروج 14:13

جب خدا نے مجھ سے کہا کہ ”خوف نہ کر“ تو میں نے اس سادہ سے چھوٹے سے جملے کا مطلب یہ سمجھا کہ ”بھاگو مت“۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ خوف کا حل بہت سادہ ہے۔ جب ہمارا سامنا خوف کے ساتھ ہوتا ہے تو تمیں پا سیے کہ اپنے گھٹنے اس کے سامنے جھکانے کے بجائے اس کے سامنے تن کر کھڑے ہو جائیں اور وہ کر کے دھماکیں جو خوف کے باعث ہم کرنے سے قادر ہیں۔

یہی بات ہے جو خدا نے اپنے کلام میں تمیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اگرچہ ہمارے لکھنے کا نپ رہے ہوں، ہمارا منہ ششک ہو رہا ہو اور تمیں ایسا لگے کہ ہم ابھی گرنے ہی والے ہیں تو اسی وقت تمیں اس بات کا اور د کرتے رہنے کی ضرورت ہے کہ ”خداوند مجھے مضبوط کر، یہ کام جو تو نے میرے پرد کیا ہے اور میں اسے تیری مدد سے سرا جام دتی رہوں گی اور پونکہ تو نے اپنی مرضی مجرہ پر ظاہر کی ہے، میں عہد کرتی ہوں کہ اپنی زندگی کو خوف کے ماتحت نہیں ہونے دوں گی“ بلکہ تیرے کلام کی پیروی کروں گی۔

خدا کے کلام سے خوف کا مقابلہ کریں

محض خواہش کرنے یا آمید کرنے سے خوف دور نہیں ہو گا بلکہ خدا کے کلام کے ذریعے سے اس کا مقابلہ کرنے سے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ دعا کے دلیل سے لوگ مجرماں طور پر خوف سے آزاد ہو گئے۔ یہ بالکل حقیقت ہے کیونکہ ہم مجرمات کرنے والے خدا کی خدمت کرتے ہیں۔ میں نے خوف سے رہائی کے لئے لوگوں کے لئے دعا کی ہے اور بعد

میں انہوں نے آگر گوای دی ہے کہ ”آپ کے دعا کرنے کے بعد خوف کی وجہ سے مجھے کوئی مسئلہ پیش نہیں آیا۔“ لیکن زیادہ تر ہم خوف کا مقابلہ کرنے کے لئے جو طریقہ ہم اعتمال کرتے ہیں وہ ہے کلام پر غور و خوص کرنے سے اور خود اپنے منہ سے کلام کا اقرار کرتے ہوئے اور روح القدس کی قوت سے ہم خوف کو دھکیل دیتے ہیں۔

میری زندگی میں مجھے بڑے مسائل کا سامنا تھا جس کی وجہ سے میں اپنی زندگی کے شروع کے سالوں میں ہونے والی زیادتیاں تھیں۔ میری زندگی میں مجھے بہت سی چیزوں سے رہائی کی ضرورت تھی۔ لیکن ایک چھوٹی بات کے علاوہ خدا نے مجھے اس سب سے رہائی بخشی فقط نہ کا کے کلام پر عمل کرنے کے تیجہ میں۔ نہ ابھیشہ نہیں سب پیزیں سے رہائی نہیں بخشنما بلکہ وہ ہمیں کچھ میں سے گزرنے دیتا ہے۔

خوف ایک جھوٹ ہے، خوف ایک دھوکا ہے

”تم اپنے باپ اپلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کا پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اس میں سچائی نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے۔“ یو جنا: 44:8

بانبل یہ نہیں کہتی کہ ”تحر اتحر او نہیں“ یا ”پسینے پسینے نہ ہو جاؤ“ یا ”کانپومت“ بلکہ یہ فرماتی ہے کہ ”خوف نہ کرو۔“ ان باتوں میں ایک فرق ہے۔

اس سیاق و سبق میں خوف کرنے سے مراد ڈم دبا کر بھاگنا یا کسی چیز سے فرار اختیار کرنا ہے۔ ایڈز بتھ امیوٹ کی دوست کا مشورہ یہ تھا کہ اسے بھاگنے کے بجائے وہ کرنا چاہیے جس سے وہ خوف زدہ ہے۔

کہا جاتا ہے کہ انگریزی زبان کے لفظ FEAR میں موجود حروف کا مطلب ہے False Evidence جس کے معنی یہ ایسی جھوٹی شہادت جو حق معلوم ہوتی ہو۔

یوں نے کہا کہ ابليس جھوٹا ہے اور تمام جھوٹ کا باپ ہے۔ اس میں سچائی نہیں ہے۔ وہ جھوٹ کو استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ خدا کے لوگوں کو دھوکے سے خوف میں مبتلا کر دے اور وہ دلیری سے خداوند کی فرمانبرداری نہ کریں اور جو برکتیں اس نے ان کے لئے رکھ چھوڑی ہیں ان کو سمیٹ نہ سکیں۔ اکثر اوقات کسی چیز کا خوف اس چیز سے زیادہ بھیانک ہوتا ہے لیکن اگر ہم دلیر اور پر عزم ہیں کہ خوف کے باوجود آگے بڑھتے جائیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ جیسا ہم سمجھتے تھے یہ ویسا رہا نہیں ہے۔

خدا نے اپنے کلام میں شروع سے آخر تک بار بار اپنے لوگوں سے کہا کہ ”خوف نہ کرو۔“ میرا یہاں ہے کہ ایسا کہنے کی وجہان کی حوصلہ افزائی کرنا تھی تاکہ ابليس ان کی برکات ان سے چھین نہ لے۔

اسی طرح چونکہ خداوند جاتا ہے کہ ہم خوف زدہ ہیں، وہ ہمیں نصیحت کرتا اور ہماری حوصلہ افزائی کرتا رہتا ہے تاکہ جو بھی ہمارے سامنے مشکلات ہیں ہم انکا مقابلہ کرتے رہیں اور تابع داری میں وہ کرتے رہیں جو خدا ہم سے چاہتا ہے۔ کیوں؟ یہونکہ وہ جاتا ہے کہ ”دوسری طرف عظیم برکات ہماری منتظر ہیں۔“

ہم ابراہام کی زندگی میں اس کی مثال دیکھتے ہیں

حوصلہ اور فرمانبرداری پرے اجر پیدا کرتی ہے

”ان باتوں کے بعد خداوند کا کلام رویا میں ابرام پر نازل ہوا اور اس نے فرمایا اے ابرام تو مت ذہر۔ میں تیری پر اور تیرا بہت بڑا جر ہوں۔“ پیدائش 15:1

جیا ہم نے پہلے پیدائش 12:1 میں دیکھا گد انے ابراہم کو ایک بڑا حکم دیا۔ اس نے اس سے کہا ”پناسامان باندھ اور اپنا سب کچھ (یعنی پناسامان اور اٹھیناں) چھوڑ کر اس بلگ چلا جا جو میں تجھے دھماوں گا۔ اگر ابراہم خوف کے آگے اپنے گھنٹے ٹیک دیتا تو کہانی کا اگلا حصہ پورا نہ ہوتا وہ خدا کی حفاظت کا تجربہ کرنے میں ناکام رہتا اور اس عظیم اجر کو بھی حاصل نہ کر پاتا۔

اسی طرح اگر یشوع اپنے خوف پر غالب نہ آتا اور خدا کے احکام کی پیروی میں خدا کے لوگوں کی وعدہ کی ہوئی سرز میں تک رہنمائی نہ کرتا تو وہ لوگ اور خود یشوع خدا کے تمام وعدوں اور منصوبوں کو جو اُس نے انکے لئے تیار کر رکھے تھے لطف اندو زندہ ہو پاتے۔ خدا کا کلام ہمیں وقت سے لیں کرتا ہے تاکہ ہم ابلیس کی خواہشات کے آگے گھنٹے ٹیکنا بند کر دیں۔ ہم خوف کے باوجود خدا کی مرخی کو پورا کر سکتے ہیں۔

باب دوم

ہر چیز کے بارے میں ڈعا کرو اور بالکل خوف نہ کرو

”--- راستباز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔“

یعقوب: 5:16

کچھ عرصہ پہلے خدا نے مجھ سے یہ کلام کیا کہ ”سب باتوں کے لئے ڈعا کرو اور کسی سے مت ڈرو!“ خدا نے مجھ سے یہ کلام اُس وقت کیا جب میں اپنے بال کو انے کے لئے ایک نئی جگہ پر جانے والی تھی۔ مجھ پر ایک عجیب ساخوف طاری ہو رہا تھا کہ شاید وہ اپنے طریقے سے میرے بال نہیں کاٹیں گے۔

اسی وقت پاک روح نے مجھ سے کلام کیا: اس بات سے ڈرنے کے بجائے اس کے بارے میں ڈعا کرو۔ ڈعا کرو کہ خدا اُس عورت کو مسح کرے تاکہ تم جیسا پاہتی ہو تمہارے لئے ویرای ہو۔ اس واقعہ کے بعد اگلے کمی ہفتوں تک خدا نے مجھے ڈما ب مقابلہ خوف کے بارے میں کئی سچائیوں سے آگاہ کیا۔ ان میں سے کئی سچائیوں کا تعلق میری عملی زندگی کے ان معاملات کے ساتھ تھا جن کی وجہ سے میری زندگی میں خوف جنم لے رہا تھا اور میں مسائل سے دوچار ہو سکتی تھی۔ اس نے مجھ پر ظاہر کیا کہ ہر معاملہ کا دعا ہی واحد حل ہے اب وہ معاملہ چاہے۔ بہت بڑا یوں چھوٹا، اہم ہو یا غیر اہم۔

”تو مت ڈر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں۔“

ہر اسال نہ ہو کیونکہ میں تیرا خدا ہوں

میں تجھے زور بخشوں گا۔ میں یقیناً تیری مدد کروں گا

اور اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے تجھے سنبھالوں گا۔

کیونکہ میں خدا و نہ تیرا خدا ایراد جناباً تھ پچھوکر کہ کھوں گا

مت ڈڑ۔ میں تیری مدد کروں گا۔ ”

یہ عیا، 41:10:13

اس حوالہ میں خدا و نہ اپنے لوگوں کی حوصلہ افزائی اس طرح کرتا ہے کہ اپنے چوگر دجالات پر نگاہ کرنے سے خوف زدہ نہ ہوں۔ حوصلہ رکھیں کیونکہ وہ انکا خدا و نہ اُنکے ساتھ ہے۔

بعض اوقات صرف اپنے معاملات پر غور کرنے ہی سے ہم خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ ایسا کہنا ہمیشہ ایک

غلطی ہے۔ جتنا زیادہ ہم اپنی نظریں ملے پر لگائیں گے اور جتنا زیادہ ہم اس مسئلے کے بارے میں لفظوں کو ملے گے تو ہم آتنے ہی زیادہ خوف زدہ ہوتے جائیں گے۔ اس کے بجائے ہمیں اپنی نظریں خدا و نہ پر لکھنی چاہیں اور دعا کرنی چاہیے۔ کیونکہ وہ ہماری زندگی کے تمام معاملات میں سنبھالنے کی قدرت رکھتا ہے۔

خدا نے اپنے لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زور بخشنے کا مصائب میں مضبوط اور قائم رکھے گا اور اپنے فتح مند ہنے ہاتھ سے سنبھالے گا۔ وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم خوف زدہ نہ ہوں۔ لیکن یاد رکھیں کہ وہ ہمیں خوف محسوس کرنے سے منع نہیں کرتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ ہم خوف کو اپنے اوپر طاری نہ کریں۔

خدا و نہ کا یہ کلام شنی طور پر ہمارے لئے ہے کہ ”خوف نہ کرو میں مدد کروں گا۔“ لیکن ہم اس وقت تک

خدا کی مدد کا تجربہ نہیں کر سکتے جب تک ہم سب کچھ اس کے سامنے پورے طور پر کھوں نہ رکھ دیں اور فرمانبرداری کے ساتھ ایمان کا قدم نہ اٹھائیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ مجھے کب منادی کرنے کے لئے خدا کے مسح کا تجربہ ہوا؟ جب میں نے سُلیمان پر بجا کر

بولنا شروع کیا۔ جب تک میں نے دلیری سے قدم نہ بڑھایا اس وقت تک مجھے خدا کے مسح کا تجربہ نہ ہوا۔

آج بھی خدا کا کلام ہمارے لئے یہی ہے کہ ”خوف کو اپنی زندگیوں میں بادشاہی نہ کرنے دو بلکہ میری

مرنٹی کو پورا کرو کیونکہ میرا منصوبہ تمہارے لئے اچھا ہے اور تمہیں مستقبل میں برکات دینا چاہتا ہوں اور امیں یہ بات جانتا ہے اس لئے وہ خوف کا اختیار لئے تمہارے پیچھے ہے اور میں مسلسل تم سے کہہ رہا ہوں کہ خوف نہ کرو۔“

خوف نہ کر تو میرا ہے!

”اور آب آئے یعقوب! خداوند جس نے تجوہ کو پیدا کیا

اور جس نے آئے اسرائیل تجوہ کو بیانیوں فرماتا ہے کہ

خوف نہ کر کیونکہ میں نے تیرافریہ دیا ہے۔

میں نے تیر انعام لے کر تجوہ بیانیا ہے۔ تو میرا ہے۔

جب تو بیالب میں سے گزرے گا تو میں تیرے سا تھوڑے ہوں گا۔

اور جب تو ندیوں کو عبور کرے گا تو وہ تجوہ نہ دبائیں گی۔

جب تو اگل پر پلے گا تو تجوہ آنحضرت لگے گی اور شعلہ تجوہ نہ جلاستے گا۔“

یہ میں 43:43

اس حوالہ میں خداوند فرماتا ہے کہ جب ہم طرح طرح کی آزمائشوں میں سے گزریں تو خوف نہ کریں۔ اس کا مطلب یہ

ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں فتح مندی حاصل کریں اور ان حالات میں سے گزرنا یکھیں۔ جب ہم ایسے حالات میں سے

گریں گے تو پھر ہمیں ان سے بجا گناہ نہیں پڑے گا۔
 خداوند نے ہمارے ساتھ رہنے اور ہماری حفاظت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جب ہم پانیوں میں سے گزریں
 گے تو وہ ہمیں ڈبوئیں گے نہیں اور جب ہم آگ میں سے گزریں گے تو وہ ہمیں جلائے گی اور نہ ہی جھلائے گی۔
 کیا آپ کو تین عبرانی نوحانوں کی کہانی یاد ہے جن کے نام سدرک، میک اور عبد نجوم تھے! ان کو آگ
 کی جلتی بھٹی میں پھینک دیا گیا تھا لیکن وہ بغیر نقصان کے باہر آگئے یہاں تک کہ ان کے کپڑوں سے جلنے کی بدبو بھی
 نہیں آتی تھی۔ (دیکھنے دانی ایل 30-3:1)

ہماری زندگی میں خوف بڑے معاملات کے سبب سے اور چھوٹے معاملات کے سبب سے بھی آسکتے
 ہیں۔ مثال کے طور پر کسی ایسی آزمائش میں پڑا جو جلتی بھٹی کی مانند ہو یا بال اچھی طرح دکھنے کا خوف!
 ہو سکتا ہے کہ ہم کسی بڑے خوف میں بیٹلا ہوں جیسے کہ کینسر یادل کے امراف کے خوف میں یا کسی عربیز
 کی موت کا خوف یا ہم کسی معمولی بات سے بھی خوف میں بیٹلا ہو سکتے ہیں جیسے پکنک کا بارش کے سبب سے خراب ہونا یا
 گاڑی کے لنے پار کنگن نہ ملننا وغیرہ۔

خوف خوف ہی ہوتا ہے پاہے اس کی شدت اور وجہ کیسی ہی کیوں نہ ہو اور جیسا ہم نے کلام میں سے لکھا
 ہے ہمیں اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا چاہیے یعنی ہمیں دعا اور خدا کے ساتھ اس کا سامنا کرنا چاہیے۔ اور دعا کے ساتھ
 ایمان رکھنا بے حد ضروری ہے۔ خوف ہمارا دشمن ہے اور ہمیں اس کے ساتھ دشمن جیسا ہی سلوک کرنا چاہیے۔

ایمان: خوف کا توڑہ ہے

”لیکن اگر تم میں سے کسی میں حکمت کی کمی ہو تو خدا سے مانگے جو بغیر ملامت کئے سب کو فیاضی کے ساتھ

دیتا ہے۔

اس کو دی جائے گی۔ مگر ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے
کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے جو ہوا سے بہتی اور اچھتی ہے۔
”ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مجھے خداوند سے کچھ ملے گا۔“

یعقوب 7: 5-1

ایمان خوف کا واحد تواریخ ہے۔

اگر آپ کسی قسم کا زہر پی لیں تو اس زہر کو ختم کرنے کے لئے کسی دوائی ضرورت پڑے گی اور نہ زہر
شدید نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔ یہاں تک کہ موت بھی واقعہ ہو سکتی ہے۔ یہی بات خوف کے جان لیواز زہر کے بارے
میں بھی کہی جا سکتی ہے۔ اس کا تواریخ ہونا ضروری ہے اور خوف کا واحد تواریخ ایمان ہے۔

جب خوف ہمارے دروازے پر دیکھ دینے آئے تو ہمیں ایمان سے اس کا استقبال کرنا چاہیے کیونکہ
خوف کے خلاف کوئی ہتھیار کارگر نہیں ہو سکتا۔ اور ایمان کو دعا کے ذریعے بڑھایا جا سکتا ہے۔

ہمیں اپنے مسائل کے سامنے ایمان کو پیش کرنا اور ایمان کو جاری کرنا ہے۔ ایمان کے بغیر دعا کرنا ممکن
ہے (ہم اکثر ایما کرتے ہیں) لیکن دعا کے بغیر اصل ایمان رکھنا ممکن ہے۔

یعقوب ہمیں سمجھاتا ہے کہ ضرورت کے وقت دعا سے دعا کرنا اور سادہ ایمان سے مانگنا چاہیے۔ یہ
دو چیزوں میں بہت اہم ہیں۔ خوف سے رہائی کے لئے صرف دعا کرنا اور ایمان رکھنا ہے، بھروسہ رکھنا کہ جو کچھ ہم خدا سے
مانگ رہے ہیں وہ ہمیں اس کی الہی مرضی اور منصوبہ کے تحت مل جائے گا۔
پس خوف پر قابو پانے کا ذریعہ سادہ ہے، اور وہ ہے ایمان سے بھروسی مسلسل دعا!

ہر وقت دعا کریں!

”ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں دعا اور منت کرتے رہو اور اسی غرض سے جانشیر ہو کہ سب مقدسوں کے واسطے دعا کیا کرو۔“

افیوں 18:6

افیوں 10:17 میں پُرس رسول روحانی ہتھیاروں سے بارے میں بتاتا ہے۔ وہ ہمیں ان کے استعمال کا طریقہ بھی بتاتا ہے خاص کر کلام کے ہتھیار کو روحانی جگ میں استعمال کرنے کا طریقہ بیان کرتا ہے۔ ہتھیاروں کی تمام فہرست بیان کرنے کے بعد یہاں کا خلاصہ 10 آیت میں بیان کرتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ ”ہر وقت دعا کرو۔“

ہمیں کتنی مرتبہ دعا کرنی پاہیے؟

ہر وقت۔

ہمیں کس طرح دعا کرنی پاہیے؟

روح میں ہر طرح سے دعا کرنی پاہیے۔

اگلے باب میں ہم دعا کی مختلف اقسام پر غور کریں گے لیکن ابھی ”ہر وقت دعا“ کرنے کے بارے میں

دیکھیں گے۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم بازار میں خرید و فروخت کر رہے ہے ہوں اور خدا ہمارے دل میں دعا کا خیال ڈالے تو تمہیں وہیں اپنے گھٹنے بیک کر بازار کے بیچ میں دعا شروع کر دینی چاہیے؟

میں اکثر اپنے بستر کے ساتھ گھٹنے بیک کر دعا کرتی ہوں۔ بعض اوقات خدا امیری رہنمائی کرتا ہے کہ میں پیٹ کے بل اوندھے منہ لیٹ کر دعا کروں۔ یہ باتیں کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم مختاری ہیں اور جسمانی انداز کو دعا کے ساتھ گلد مذہن کر دیں۔ ہم بازار کے راستوں پر چلتے ہوئے غاموشی سے دل میں دعا کر سکتے ہیں۔

زندگی کے مختلف حالات میں ہم مختلف انداز سے دعا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر تین چار چھوٹے پہلوں کی ماں کی دعا یہ زندگی اُس بزرگ خاتون کی دعا یہ زندگی سے بالکل مختلف ہو گی جس کے جوان بچے اپنے گھر بار والے ہیں اور اس پر گھر یلو کام کی ذمہ داریاں کرم ہیں۔

اگر ہم دعا کے بارے میں بہت ”مزہبی ہو جائیں گے اور کسی مخصوص طریقہ کا پرہیز زور دیں گے کیونکہ کوئی دوسرا شخص اس طرح دعا کرتا ہے تو دعا ہمارے لئے بوجھ بن جائے گی۔ دعا کے بارے میں اہم بات جسمانی انداز، وقت یا بگہ نہیں بلکہ ایمان کے ساتھ دعا کرنا ہے۔ ہر وقت بلانا غایب بھی خواہش یا شرودرت محسوس ہو۔۔۔ دعا کریں!

بلانا غایب دعا کرو

”بلانا غایب دعا کرو“ (1) تخلصی یکیوں (5:17)

کنگ تجسس ترجمہ میں یہ آیت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ ”بلانا دعا کرو“
جب میں اس آیت کو پڑھتی تھی تو میں سوچتی اور خداوند سے کہتی تھی کہ ”خداوند میں کب اس مقام تک
پہنچوں گی جہاں میں بغیر و قتفے کے مسلسل دعا کر سکوں گی؟“ میرے لئے ”بلانا گه“ کا مطلب رکے بغیر دعا کرنا یہی تھا لیکن
میں یہ جاننے سے قاصر تھی کہ ایسا کس طرح ممکن ہے۔

لیکن آج میں پوسٹ کی اس نصیحت کو اچھی طرح سے سمجھ چکی ہوں۔ اس کا مطلب تھا کہ دعا انس کی طرح
ہونی چاہیے جو ہم مسلسل لیتے ہیں اور سوچتے اور جانے بغیر ایسا کرتے ہیں۔
آپ اور میں انس کی وجہ سے زندہ ہیں۔ ہمارے جسمانی بد نوں کو اس کی ضرورت ہے۔ اسی طرح
ہمارے روحانی بدن دعا کے ویلے سے وقت پاتے اور قائم رہتے ہیں۔

مسئلہ یہ ہے کہ مذہبی سوچ کی وجہ سے ہم اس غلط سوچ میں پڑے ہوئے ہیں کہ اگر ہم خاص اوقات کی
پیروی نہیں کریں گے تو یہ دعائی نہیں ہے۔ ہم دعا کے بارے میں گھری کے محتاج ہو چکے ہیں۔

خدا نے ایک مثال کے ذریعے سے مجھ پڑھا کرنے کے طریقہ کو ظاہر کیا۔ جس طرح ہم سارا دن انس
لیتے ہیں لیکن بھی بھی اپنی سالنوں کو گنتے میں وقت نہیں گزارتے، اسی طرح ہمیں اپنی دعاوں کا حساب کرنے کے بغیر
سارا دن دعا کرنی ہے۔

میں نے بھی اپنے ساتھ گھری نہیں رکھی کہ وہ مجھے یاد لائے کہ میں نے ہر سیکنڈ کے دوران انس لینا ہے
۔ میں بھی بھی رات کو کام ختم کرنے کے بعد اپنی سالنوں کا ریکارڈ نہیں لکھتی۔ میں صرف ضرورت کے تحت انس لیتی
ہوں، مسلسل اور لاکھا تا، بغیر سوچ بیکار کے۔
اسی طرح ہماری دعاوں کے مسلسل کو بھی ہونا چاہے۔

میں نہیں جانتی کہ میں ایک دن میں کتنی بار دعا کرتی ہوں، میں پورا دن دعا کرتی ہوں جب میں صحیح سوچ
اٹھتی ہوں تو دعا کا آغاز کرتی ہوں اور جب تک میں سونے نہیں باتی میں دعا کرتی رہتی ہوں۔ میں مقرر کر دو، دعا کے

ادقات سے بھی لطف اندوز ہوتی ہوں اور سارا دن ڈعا کرنے سے بھی۔

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ میں کچھ اور نہیں کرتی؟ نہیں ایسا نہیں ہے مجھے دن کے دوسرے اوقات میں اور کام بھی کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ (میں سوچتی ہوں) ہم زندگی کے ہر موقعہ اور یہاں تک کہ ہر جگہ اور ہر وقت ڈعا کر سکتے ہیں اور خدا آن دعاؤں کو سننے کا اور یہ دعائیں بھی اتنی ہی روحانی اور قدرت سے بھری ہوں گی جیسی کے مخصوص یام میں کی گئی دعا ہوتی ہے آگے پل کر ہم ڈعا کی مختلف اقسام پر مزید غور کریں گے۔
کیا آپ جانتے ہیں کہ ابھیس کیوں چاہتا ہے کہ ہم اپنی دعائیہ زندگی کے بارے میں برا محسوس کریں؟
کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر وہ نہیں یہ تعین دلادے گا ہمارا طریقہ کار درست نہیں ہے تو ہم صرف فرض پورا کریں گے اور ایمان ہم سے جاری نہ ہو گا۔ اور اس طرح دعا سے نہیں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔

ڈعا کے اصول

”پُطُرسُ اور يوحنَّا دعا کے وقت یعنی تیسرا پھر ہنکل کو جاری ہے تھے۔“ اعمال 3:1

بہت سے لوگ اپنی دعائیہ زندگی کے بارے میں اپنے آپ کو قصور دار سمجھتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ہر شخص کی اپنی ذاتی دعائیہ زندگی ہونی چاہیے۔ اور کسی دوسرے کی مانندیا انداز کو اپنانے کی شرورت نہیں ہے۔
یہ درست ہے کہ ڈعا کے کچھ مخصوص اصول بھی ہیں جن کو اپنانا اچھی بات ہے اور یہ اچھا ہے کہ ہم اپنے لئے خاص جگہ اور وقت کا تعین کریں۔

اور جیسا کہ ہم نے عہد نامہ میں اعمال کی کتاب میں دیکھتے ہیں کہ ابتدائی شاگردوں نے ذمہ کے لئے خاص

جگہ اور دن کے مخصوص اوقات مقرر کر کر تھے اور وہ ان مخصوص اوقات میں اس مخصوص جگہ پر جا کر دعا کرتے

تھے۔ یہ ایک اچھی عادت ہے اور اس میں کوئی خرابی نہیں لیکن یہ دعائیہ سلسلے کا آغاز ہونا چاہیے نہ کہ اختتام!

ہمارے لئے سیکھنے کی بات یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی میں دعائی کی ایسی ترتیب بنائیں جو ہماری شخصی زندگی سے

مطابقت رکھتی ہو اور ہم اس پر قائم بھی رہیں، جب تک وہ ہماری زندگی کا حصہ نہ بن جائے اور ہم بنا سوچے اس پر عمل کرتے رہیں۔

میری زندگی میں ایک وقت ایسا تھا جب میں دانت صاف کرنے کی عادت کو اپنانے کی مشق کر رہی تھی۔

لیکن اب اتنے عرصے سے مسلسل ایسا کرنے کے باعث میں بغیر کسی رکاوٹ کے ایسا کر لیتی ہوں۔ رات کو سونے سے پہلے، صحیح آنٹنے کے بعد اور حرکھانے کے بعد میں دانت صاف کرتی ہوں اور اب یہ میری زندگی کی عادت بن چکی ہے۔

اسی طرح جب ہم خداوند کے ساتھ پلنایا شروع کرتے ہیں تو ہم بہت سی باتوں میں کمزور ہوتے ہیں اس

لئے اچھا ہے کہ ہم ایک وقت میں ایک ہی عادت کو درست کرنے کی مشق کریں اور پچھلے عرصہ بعد یہ تبدیلیاں اس طرح ہماری زندگی کا حصہ بن جائیں گی کہ ہم بغیر سوچے ہی ان کو کر لیا کریں گے۔

میرا ایمان ہے کہ اگر ہم پاک روح کو باہزت دیں تو وہ ہلانا غدعا کرنے میں ہماری رہنمائی کرے گا اس

طرح کو دعا ہمارا من بن جائے گی۔ جب ایسا ہو گا تو ہم مسلسل دعائیں آسکے حضور پیش کرتے رہیں گے۔

ہم ہر صحیح یہ کہتے ہوئے اٹھیں گے کہ ”صحیح خداوند میں آپ سے پیار کرتی ہوں“ اور ہم ناشتے کی میز

پر یہ کہتے ہوئے جائیں گے ”تاپ تو میرے ساتھ بہت بجالا ہے“ ہم کام پر جاتے ہوئے کہیں گے ”خدا ان اٹھے کاموں

کے لئے آپ کی ٹھنگ گزار ہوں جو آپ آج میرے لئے کرنے والے ہیں“

ہم خداوند کے ساتھ صحیح سے شام تک مسلسل گفتگو کر سکتے ہیں، جس میں خدا کی حمد و ثناء کرنا، اس کی

حضوری کے لئے ٹھنگ گزاری اور تمام مشکلات کے حل کے لئے اس سے مدد مانگنا شامل ہیں۔ پھر رات کو سونے سے

پہلے ہم تمام دن کی برکات کے لئے ایک آخری ٹھرگزاری کی دعا پیش کر سکتے ہیں اور رات کے لئے پر سکون اور یقینی نہیں کی درخواست کر سکتے ہیں۔

اب ابلیس ہمیں یہ بتانے کی کوشش کرے گا کہ یہ دعائیں ہے کیونکہ ہمارا جسمانی انداز درست نہیں ہے۔ اور ہم اس انداز اور زبان میں دعائیں کر رہے ہیں جس طرح گربا گھروں میں کی جاتی ہے۔ اب وقت ہو گا کہ ہم ابلیس کو اس کے جائزے پر ماریں! کیونکہ دعا کا تعلق نہ تو ہمارے بدنا اور نہ ہماری زبان کے ساتھ ہے، بلکہ اس کا تعلق روح اور جان اور دل کے ساتھ ہے۔ اور جہاں دعا ہے وہاں وقت ہے!

دعائیں وقت ہے

”۔۔۔ راستباز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔“ یعقوب 5:16

سادہ افاظ میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ ایمان کی دعا میں وقت ہے! بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ دل سے کی گئی مسلسل دعا سے زیادہ طاقت ور کوئی اور چیز نہیں!

دعا یہ زندگی کے بارے میں ابلیس مختلف چالیں استعمال کر کے ہمیں الجھاتا ہے اور اس طرح وہ ہمیں روکتا ہے کہ ہم وفاداری سے مسلسل دعاء کریں، اس کے پیچھے یہ وجہ ہے کہ ہم کمزور ہو جائیں۔ وہ جانتا ہے کہ ایمان سے بھر پور بیاناغہ دعا ہی ہے جو اس کے کام کو برباد کرتی ہے اور زمین پر خدا کی مرضی کو بخاری کرتی ہے۔ جب بھی میں اور آپ اپنی دعا یہ زندگی کے بارے میں خود کو قصور وار سمجھتے ہیں۔ تو ہم دعائیں ایمان کو کھونا شروع کر دیتے ہیں۔

اپنی زندگی میں خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اس یقین دہانی کی نصروت ہے کہ وہ ہماری

دعاوں کو سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے اور یہی ایمان ہماری دعاوں کو طاقت و رواز مورث بناتا ہے۔
اس نے تمیں خوف کو چھوڑ کر بلانامہ ایمان کے ساتھ دعا کو جاری رکھنا ہے۔

باب سوّم

دعا کی اقسام

”پس میں سب سے پہلے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ مناجاتیں اور دعائیں اور ایجادیں اور شکر گزاریاں سب آدمیوں کے لئے کی جائیں۔ بادشاہوں اور سب بڑے مرتبہ والوں کے واسطہ اس لئے کہ ہم کمال دینداری [ظاهری، بیروفی] اور سخیگی سے امن و آرام کے ساتھ زندگی [اور اندر و فی بہاطنی] گزاریں۔ یہ ہمارے منجھی خدا کے نزدیک [دعائیں] عمدہ اور پسندیدہ ہے۔“ 1 تمتقہیں 1: 32

اس حوالے کے مطابق ہمیں اپنے اور دوسروں کے لئے ہر قسم کی دعا کرنی پا سیئے۔ آئیے ہم دعا کی مختلف اقسام پر غور کریں جو ہم بلانا نہ اور پورے دل سے کریں گے۔

پردگی کی دعا

”اپنی راہ مذاہد اور ند پر [اپنے بوجھ لپیٹ کر سادگی سے اسے سونپ دیں] چھوڑ دے اور اس پر توکل [ذال دینا، بھروسہ کرنا، اعتماد کے ساتھ] کرو، ہی سب کچھ کرے گا۔“

سب سے پہلے پر دری گئی دعا ہے جس میں ہم اپنے آپ کو اور اپنی زندگی کو خداوند کے پرد کرتے ہیں اور جیسا کہ ہمیں 1 اپریل 5:7 میں بتایا گیا ہے کہ ہم اپنی فکریں خداوند پر ڈالیں یا اُس کے پرد کر دیں۔

”اور اپنی ساری فکریں پر ڈال دو [اپنی تمام بے چینیاں، اپنی تمام پریشانیاں اور فکریں، ایک ہی دفعہ ہمیشہ کے لئے اُس کے پرد کر دیں] کیونکہ وہ اپنی محبت اور مخافحت سے آپکی فکر کرتا ہے۔“

جب ہم خوف اور مشکلات کا سامنا کرتے ہیں جن کے سبب سے ہم بلا کت کے خطرے میں پڑ سکتے ہیں تو ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ ”اے خداوند میں اس فکر اور یو جو کو اٹھا نہیں سکتی اور نہ یہ اس کو اجازت دے سکتی ہوں کہ یہ مجھے تکلیف دے اور تیری خدمت سے رو کے۔“

”اے خدا میں ابھی اسی وقت دعا کرتی ہوں کہ تو مجھے ممنوط کراور توفیق دےتاکہ جس کام کے لئے تو نے مجھے بلا یا ہے میں آسے سر انجام دے سکوں، ہاپا ہے میرا خوف مجھے ڈالتا رہے۔“

”اے خدا میں ان حالات کو تیرے پر در کرتی ہوں۔ اب میں مجھے اس خوف میں مبتلا کر رہا ہے کہ ان حالات کے سبب سے شرات، بدی اور گمراہی مجھ پر آ سکتی ہیں لیکن اے خداوند یہ تیرا منکر ہے میرا نہیں، بلکہ میں تو تیری مر نہی کے مطابق کام کروں گی اور باقی تمام باتیں میں تجھ پر چھوڑتی ہوں۔“

جس لمحہ خوف سر اٹھائے اگر میں اور آپ آسی وقت دعا کریں تو جلدیا دیرے سے ہم اسے خدا کی وقت سے غبہ پائیں گے۔ منکر یہ ہے کہ بہت دفعہ بڑی بڑی باتوں کا خوف ہمیں اتنا پریشان نہیں کرتا جتنا کہ چھوٹی باتوں کا۔ اس کی مثال چھوٹی لومز یا اس میں جو تاکستان کو خراب کرتی ہیں۔ (غزل الغزلات 2:15) اکثر اوقات یہ وہ تکلیف ہے پہنچانے والی ڈراؤنی باتیں

میں جو دن اور رات ہمیں گھیر رہتی ہیں۔ یہ باتیں ہمارے اندر سے زندگی کو چڑھ کر ہماری خوشی چھین لیتی ہیں۔

اس لئے خوف کی آمد کے پہلے چھوٹے سے نشان ہی کو دیکھ کر ہمیں دعا کرنا اور اس کا مقابلہ کرنا ہے۔“

آئے خداوند میں خوف میں زندگی نہیں گزاروں گی بلکہ اس کے بجائے میں اپنی راہ کو تیرے پر د کرتی ہوں اور تجھے سے دعا کرتی ہوں کہ تو مجھے اس خوف سے آزاد کر جو مجھے اپنے قبضے میں کرنے کو ہے اور مجھے اس بحثت کی زندگی سے جو تو چاہتا ہے کہ میں گزاروں روک رہا ہے اور تیرے پھٹلے اور کامل منصوبہ سے جو تو میرے لئے رکھتا ہے اس کے پورا ہونے میں رکاوٹ بن رہا ہے۔“

اگر ہم خالص دل سے دعا کریں گے تو یاد رکھیں کہ خداوند ہماری درخواست اور پردگی کو پسند کرتا اور اس کی قدر کرتا ہے اور ہمیں آزاد رکھنے کے لئے اپنا حسدہ ادا کرے گا۔

مخصوصیت یا اندر کرنے کی دعا

”پس اے بھائیوں میں خدا کی رحمتیں [تمام] یاددا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدنا [تمام ٹاف اور اساتذہ] ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر [مخصوص وقف] کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو یعنی تمہاری معقول [عقلمندی] سے، سمجھداری سے [عبادت ہے۔“

جب ہم دعائیں خدا کے سامنے کوئی چیز پیش کرتے ہیں تو یہ مخصوصیت یا اندر کرنے کی دعا ہے۔ ہم داصل یہ کہتے ہیں کہ ”اے خداوند میں اپناروپیہ بیسہ وقت، غمیر تجھے دیتی ہوں۔“ اس کے علاوہ اور چیزیں بھی ہو سکتی ہیں جن کو ہم خداوند کے لئے مخصوص کر سکتے ہیں۔

پوس رسول اس حوالہ میں فرماتے ہیں کہ تمیں اپنے بدن کے تمام اعضاء، تمام اساتذہ سعیت خداوند کے لئے مخصوص یا نذر کرنے ہیں، یعنی ہماری معقول عبادت ہے۔

اسی طرح جب ہم اپنے بچوں کو خدا کے لئے مخصوص کرتے ہیں تو ہم انکے لئے بھی مخصوصیت یا نذر ان کی دعا کے وکلے ہم خدا کے ساتھ اپنے بچوں کی تربیت و نصحت کا وعدہ کرتے ہیں:

”اور اے اولادوا لو! تم اپنے فرزندوں کو غصہ نہ داؤ بلکہ خداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت دے دے کر ان کی پرورش کرو۔“
افیوں 6:4

اور اس کے ساتھ تمیں یہ بات بھی سیکھنی ہے کہ جس طرح ہم اپنی زندگی، دولت، املاک، خوبیوں، ضمیر بدنوں اور اپنے بچوں کو خدا کے لئے مخصوص اور نذر کرتے ہیں اسی طرح تمیں اپنی زبان کو بھی خدا کے لئے مخصوص کرنا ہے۔ جب ہم اپنی زبان کو خداوند کے نزد مخصوص کر دیں گے تو ہم اس سے اگلی دعا کی قسم یعنی حمد و شفاء کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

پرستش و حمد و شفاء کی دعا

”پس ہم اس کے وکلے سے حمد کی قربانی یعنی آن ہونوں کا بچل جو اس کے نام کا اقرار کرتے ہیں خدا کے لئے ہر وقت چڑھایا کریں۔“
عبرانیوں 13:15

میرا خیال ہے کہ ہم سب پرستش کے بارے میں اچھی طرح صحیح ہیں۔

حمد کرنا خدا کی بھائیوں کو لگنا اور ان کا اقرار کرنا ہے۔ حمد کے ویلے سے ہم اُس کے نیک کاموں کو یاد کرتے ہیں اور ان کا اٹھار کرتے ہیں۔

حمد و خدائے سے خداوند اکی تعریف دپرستش کرتا ہے، اس کی عظمت کو جانتا اور یہ بھی جانتا کہ وہ کون ہے اور کیسا ہے۔

اسی سبب سے عبرانیوں کا مصنف ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں ہر وقت بلا نامہ خدا کی پرستش اور حمد و خدائے کرنی چاہیے۔ جیسا کہ ہم یکھڑپے ہیں کہ پرستش اور حمد و خدائے کی دعا کو بھی سانس کی مانند ہی ہونا چاہیے، اندر باہر، دن رات، لمحہ لمحہ ہمیں ہمیشہ خدا کا شکر گزار رہنا چاہیے۔ اور لگاتار دعا اور پرستش اور حمد و خدائے کے ویلے سے اس کے نام کو جانتا اس کا اقرار کرنا اور جلال دینا چاہیے۔

”ہر ایک بات میں شکر گزاری [غدا] کرو [حالات چاہے کیے بھی یکوں نہ ہوں شکر گزار ہوں اور غدا کا شکر ادا کرتے رہیں] [یکوں مسجیع یوں میں تمہاری] جو مسجیع میں ہو [بابت خدا کی یہی مرثی ہے۔]

18:5

تحسلیکیوں کے نام پر اس رسول اپنے خط میں بلا نامہ دعا کی تلقین کرنے کے فرائید ہمیں نصیحت کرتا ہے کہ ہمیں ہر بات میں حالات کی پرواہ کئے بغیر خداوند کا شکر ادا کرنا ہے کیونکہ ہمارے لئے خدا کی یہی مرثی ہے۔

جیسا کہ دعا ہماری روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہونا چاہیے شکر گزاری بھی ہماری زندگی کا حصہ ہونا چاہیے۔

خدا کی شکر گزاری کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم دن کے کسی ایک وقت میں کسی مخصوص بلگ پر بیٹھ کر ان کاموں کو یاد کریں جو خدا نے ہمارے لئے کئے ہیں اور پھر کہیں کہ ”خداوندان تمام کاموں کے لئے آپ کا شکر ہو۔“

جب ہم ٹھکر گزاری کو فرض اور خدا کا تقاضا سمجھتے ہیں تو یہ صرف ایک مذہبی سوچ بن جاتی ہے۔
 حقیقی ٹھکر گزاری احسان مند اور حمد سے بربز دل سے بتتے ہوئے رویہ کا نام ہے اس کا انحصار مخفی مذاہ
 کے ان کاموں پر نہیں ہے جو اس نے ہمارے لئے کرتے ہیں۔ ٹھکر گزاری کرنے کے پیچے فرض پورا کرنے کی سوچ
 نہیں ہوئی پائیے جس کو کرنے سے ہمیں کوئی فائدہ، فتح یا کوئی برکت حاصل ہو گی۔
 خدا باپ ہم سے جس قسم کی ٹھکر گزاری کی آرزو کرتا ہے وہ ہمارے دلوں میں پاک روح کی جنبش سے جنم
 لیتی ہے۔ پاک روح پر سایہ کرتا ہے تاکہ ہم اپنے روحانی احسانات اور تجربات کا اظہار اور اقرار اپنی زبان سے
 کریں۔

حقیقی ٹھکر گزاری زبور نویس سے سیکھی جاسکتی ہے جو یوں لکھتا ہے۔

”مالکوں کے مالک کا ٹھکر کرو کر اس کی شفقت ابدی ہے۔“ زبور 136:3

روح میں دعا کرنا

”مگر تم آسے بیارو اپنے پاک ترین ایمان [بنیاد] میں اپنی ترقی [بڑھنا، عمارت کی طرح بنند اور اونچا ہوتے جانا] کر کے
 اور روح القدس میں دعا کر کے۔“ یہودا 1:20

ہم نے افسیوں 6:18 میں دیکھا ہے کہ ہمیں نہ صرف ہر وقت اور ہر طرح سے دعا کرنی چاہیے بلکہ جس طرح یہوداہیاں کرتا ہے ہمیں ”روح میں“ دعا کرنی ہے۔
 یہ خدا کا پاک روح ہی ہے جو ہمارے اندر ہے اور ہمیں دعا کے لئے ابھارتا اور پہايت کرتا ہے۔ جس لمحہ
 ہم پاک روح کی رہنمائی کو بھانپ لیں اسی لمحہ میں ہمیں وقت کوٹا لئے کے بھائے اس کی رہنمائی میں اپنے گھنٹے ٹیک

لینے چاہیں۔ یہ ہے ہر وقت اور ہر طرح سے دعا کرنا اور اگر ہم ہر وقت دعا کرنا پاہتے ہیں تو یہیں اس ضروری حصہ پر عمل کرنا ہی ہو گا کہ جہاں بھی اور جس حالت میں بھی ہوں دعا کریں۔

ایک پرانے روحانی گیت کے الفاظ پچھے یوں ہیں: ”میں جب بھی روح کی جنگ اپنے دل میں محسوس

کروں تو دعا کروں گا۔“ ہمارا رادہ بھی یہی ہونا چاہیے۔

اگر ہم یہ بات سمجھ لیں گے تو ہم ہر وقت اور ہر جگہ دعا کر سکتے ہیں ہم دعا کے لئے ”صحیح موقع اور جگہ“ کا

انتصار نہیں کریں گے۔

اتفاق میں دعا

”پھر میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے جسے وہ پاہتے [کوئی خاص یا تمام چیز] میں ہوں اتفاق [ہم آہنک با ہم راضی ہوں] کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے ان کے لئے ہو جائے گی۔ کیونکہ جہاں دو یا تین [میرے پیر و کار ہوتے ہوئے ملکر آئیں] میرے نام [میں] پر اکھٹے ہیں وہاں میں ان کے پیغام میں ہوں۔“

متی 20:18-19

اتفاق میں قوت ہے

بانسل ہمیں بتاتی ہے کہ اگر جدا کسی شخص کے ساتھ ہے تو وہ ایک ہزار کا چیخنا کر سکتا ہے اور دو مل کر دس ہزار کو بھاگ کر سکتے ہیں (دیکھیں اتنا 32:30۔) لیکن یہ قوت صرف ان کے لئے ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ اور خدا کے ساتھ اتفاق کریں گے۔

اس کے ساتھ ایک اور بات جو ہمارے لئے جانتا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اگر ہم ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ بحث و مباحثہ اور لواحی جھگڑا کرتے رہیں اور دعا کے وقت ہم متفق ہو جائیں!!!! اور تو قع یہ کہ میں کہ ایسی دعا ”اتفاق کی دعا“ ہو گئی تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ جیسا کہ ہمیں پڑس 3:7 میں بتایا گیا ہے کہ

7 آے شوہرو اُتم بھی سیویوں کے ساتھ عقل مندی [ازدواجی تعلقات] سے بسر کرو اور عورت کو نازک طرف جان کر اُس کی عزت کرو اور یوں سمجھو کر ہم دونوں زندگی کی نعمت [خدا کی مدد جس کے حرم متحفظ نہیں] کے داریث میں تاکہ تمہاری دعائیں رُک نہ جائیں۔ [ورہ آپ موڑ دعاء کر سکیں گے]

اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ہم پورا ہفتہ تو خدا کے خادم کے بارے میں عیب جوئی اور شکایات کرتے رہیں اور جب ضرورت ہو اور مشکل وقت آن پڑے تو ہم اس کے پاس دعا کے لئے پہنچ جائیں اور تو قع کریں کہ وہ ہمارے ساتھ متفق ہو کر دعا کرے گا۔

ایسا کیوں نہیں ہو سکتا؟ کیونکہ ہم دعا سے پہلے ہی ایک دوسرے اور خدا کے ساتھ نا اتفاقی کا تین بوجکے میں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ خدا کیوں اتفاق کی دعا کی قدر کرتا ہے؟ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اتفاق کے ساتھ رہنے اور چلنے میں بہت زیادہ دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے جب کوئی شخص اتفاق کو قائم رکھنے کے لئے کوشش کرتا ہے تو خدا اس کی عدت کرتا ہے۔

اگر آپ اور میں ایک دوسرے کے ساتھ اور خدا کے ساتھ متفق ہوں جائیں گے تو ہماری دعاؤں کے پیچے ایک اضافی قوت کا فرما ہو جائے گی جو ہماری دعاؤں کو بہت زیادہ طاقت و را اور موثر بنادیں گی۔

اجتماعی دعا

”یہ سب کے سب چند عورتوں اور یہ لوگوں کی ماں مریم اور اُس کے بھائیوں کے ساتھ ایک دل ہو کر دعائیں مختَغول رہے۔“ اعمال: 14:1

اجتمائی دعائیں بھی بڑی قوت پانی جاتی ہے جیسا کہ ہم اپنے پیش کی گئی آیت میں اجتماعی دعا کی قوت کو
دیکھتے ہیں۔۔

اعمال کی کتاب میں شروع سے آخر تک ہم پڑھتے ہیں کہ خدا کے لوگ ”ایک دل ہو کر“ ایک بُگہ جمع
ہوتے اور دعا کرتے تھے۔

(دینیں اعمال 1:2 (25:15; 12:5; 24:4; 46:1)

پھر فلیوں کے خط 2:2 میں پوس رسول بیان کرتا ہے کہ ”تو میری یہ خوشی پوری کرو کہ ایک دل رہو
یکماں مجت رکھو ایک جان ہو ایک تی خیال رکھو۔“
اور اگر ہم اس کلام پر عمل کر کے یک دل خدا کے ساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہو جائیں گے تو یہی ہی
وقت بُگش نتائج کا تجربہ کریں گے جیسا کہ پہلی صدی کے شاگرد کرتے تھے جس کی شہادت اعمال کی کتاب میں دی گئی
ہے۔

شفاعة و دعا

”پس میں سب سے پہلے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ منابع میں اور دعائیں اور ایجادیں اور ٹھنڈگزاریاں سب آدمیوں کے لئے
تمیتیصیں 1:2 کی جائیں۔“

کسی شخص کے لئے شفاعت کرنے کا مطلب اس شخص کے لئے رخنے میں کھڑا ہونا، خدا کے تخت کے سامنے اس کے لئے
منت اور وکالت کرنا ہے۔۔

رومیوں 8:27 میں ہم پڑھتے ہیں کہ یسوع اور خدا کا پاک روح ہمارے لئے شفاعت کرتے ہیں، ”...کیونکہ وہ خدا کی مرضی کے

موافق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے۔“ عبرانیوں کے خط 7:25 میں ہم پڑھتے ہیں کہ مسیح کیا کر رہا ہے ”کیونکہ وہ آن کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے۔ پُس بھی اپنے آخری الگاظ میں ہماری حوصلہ افرانی کرتا ہے کہ تم تیھیں 1:2 میں ہمیں نصیحت کرتا ہے کہ ”تمام آدمیوں کے لئے“ شفاعت کریں، مطلب یہ ہے کہ ہم ہر جگہ تمام لوگوں کے لئے دعا کریں۔

خداوند یسوع مسیح نے زمین پر جس خدمت کا آغاز کیا تھا شفاعت کے وسلے سے ہم اس خدمت کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

غاموشی کی دعا

”مگر خداوند اپنی ہیئت میں ہے ساری زمین اُس کے حضور غاموش رہے۔“

جتوں 2:20

میں غاموشی کی دعا کو ”خداوند کا انتشار کرنا“ بھی کہتی ہوں۔

ہمیں زبور 4:27 سے بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ داؤد خداوند کا انتشار کرنے کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا کیونکہ لکھا ہے کہ ”میں نے خداوند سے ایک درخواست کی [مسلسل مانگنے رہنا] ہے میں اسی کا طالب رہوں گا کہ میں عمر بھر خداوند کے گھر میں [خداوند کی حضوری میں] رہوں تاکہ خداوند کے مجال [اُس کی دلکش اور سنبھال لینے والی مجت] کو دیکھوں اور اس کی ہیئت میں استقرار کیا کروں۔“

خداوند کا انتشار کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ بہت سے لوگ یہ نہیں سمجھتے غاموش رہ کر خداوند کا انتشار

کرنا دعا کا ایک اہم حصہ ہے۔

دعا صرف کچھ کرنے کا ہی نام نہیں بلکہ انتشار کے رویہ کا نام بھی ہے۔ دعا میں تمیں صرف ہر وقت خدا سے
باتیں ہی نہیں کرنی چاہیے بلکہ خدا کی باتیں سننا بھی ضروری ہے۔

مناجات کی دعا

”کسی بات کی فکر کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں [واضح اور مسلسل] دعا اور منت کے وید سے ٹھرگزاری
کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔“ فلپیوں 4:6

مناجات اور درخواست کرنے کا مقصد یہ ہے کہ خدا ہماری ضروریات کو پورا کرے۔
میں ہمیشہ یہ کہتی ہوں کہ مدد کے پکارنا سب سے عظیم دعا ہے جس میں ہم خدا کو یہ کہتے ہیں کہ ”اے خدا
میری مدد کر، میری مدد کر، میری مدد کر۔ اے خدا میری مدد کر!“
میں اکثر یہ دعا کرتی ہوں۔

بعض اوقات آدمی رات کو جب میں باقہ روم جانے کے لئے اٹھتی ہوں اور کوئی بھی مسئلہ نہیں ہوتا پھر
بھی میں یہ دعا کرتی ہوں ”اے خدا میری مدد کر۔ میری مدد کر!“
میرا ایمان ہے کہ پاک روح مجھے ابھارتا ہے کہ میں اس طرح دعا کروں یعنی ”اے خدا میری مدد کر!“ یہ
ایک طاقت ور دعا ہے اور اگر میں اور آپ بے بس ہوں تو ہم ہمیشہ یہ دعا کر سکتے ہیں۔
مناجات کرنا ایک اہم لیکن سادہ ترین دعا ہے یہو نکہ دراصل ہم یہ کہتے ہیں کہ ”اے خدا مجھے آپ کی
ضرورت ہے“

اگر ہم خود اپنی کوششوں سے سب کچھ تھیک کرنے کی عادت چھوڑ دیں تو آپ اور میں اپنی زندگی میں بڑی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔

امثال 3: 7-5 میں بیان ہے کہ ”سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکلیف نہ کر۔ اپنی سب را ہوں میں اس کو پہچان اور وہ تیری را ہنمی کرے گا۔ تو اپنی ہی نگاہ میں داش مند رہ بن۔ خداوند سے ڈر اور بدی سے سنارہ [مکمل علمحدگی] کر۔“

ایسا ہر گز نہیں ہو ناچاہیے کہ جب حالات بدترین حالات تک پہنچ جائیں اُس وقت دعا شروع کریں یعنی حالات ہمارے بس سے باہر ہو جائیں اور ہماری بہت ہواب دے دے۔ بلکہ وقت سے پہلے ہوش میں آنا اور جان لینا ضروری ہے کہ ہمیں اپنی کوششوں پر نہیں بلکہ خدا پر مکمل انحصار کرنا ہے۔

یہ دعا کرنا سیکھیں: ”اے خداوند میں یہ نہیں کر سکتی لیکن تو قادر ہے اور کر سکتا ہے۔ میرے وملے سے ایسا کر۔ میں تیر اسہار ایتی ہوں اور اپنے پورے دل اور دماغ کے سے تجھ پر انحصار کرتی ہوں، خداوند میری مدد کر کیونکہ مجھے تیری ضرورت ہے۔“

مناجات کی ایک چھوٹی سی دعا ہی ہمیں زندگی کے بدترین حالات میں سنبھال لینے کے لئے کافی ہے۔
خدا کی ذات کو جاننے کے لئے چند لمحے ہی در کار ہیں لیکن یہ مکاشفہ ہمیں ہماری زندگی کی بہت سی ناکامیوں سے بچا سکتا ہے۔ غاص کر جب ہم اس بات کو جان جاتے ہیں کہ ہم خدا کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔
جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ”اے خداوند میں تجھ پر بھروسہ کئے ہوئے ہوں۔۔۔ میری مدد فرم“ تو ہم نے مناجاتی دعا کی ہے اور یہ وقت بھری ہے۔

مناجات کی دعائیں درخواستیں بھی ہیں تاکہ ہماری خواہشات، ضروریات یا آرزویں پوری ہوں۔ ہمیں خداوند سے ہر اس بات کے لئے دعا کرنے میں اطمینان و آزادی محسوس کرنی چاہیے جو ہمیں فکر کروں میں ڈال دیتی ہے۔ یاد رکھیں کہ

وہ ہم سے بہت محبت کرتا ہے اور ہر اس بات سے فکر مند ہوتا ہے جس کا تعلق ہماری فکر وں سے ہے۔

سب سے اہم کام کو ترجیح دیں!

”پھر جب جا رہے تھے تو وہ ایک گاؤں میں داخل ہوا اور مرتحانام ایک عورت نے اسے اپنے گھر میں اتنا را اور مریم نام اس کی ایک بہن تھی وہ یوں کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر اس کا کلام سن رہی تھی لیکن مارتحانہ مت کرتے کرتے کھرا گئی پس اس کے پاس آ کر کہنے لگی اے خداوند کیا تجھے خیال نہیں کہ میری بہن نے خدمت کرنے کو مجھے اکیلا چھوڑ دیا ہے؟ پس اس سے فرمائ کہ میری مدد کرے۔ خداوند نے جواب میں اس سے کہا مرتحانہ تھا تو بہت سی چیزوں کی فکر و تردید میں ہے لیکن ایک چیز ضرور ہے اور مریم نے وہ اچھا حصہ چن لیا ہے جو اس سے چھیننا نہ جائے گا۔“

وقت 10:42-38

اب تک آپ یہ جان چکے ہیں کہ آپ اپنی سوچ سے بڑھ کر ایک اچھی دعا یہ زندگی کو اپنا سکتے ہیں۔ آپ نے یکھ لیا ہے کہ مقرر کردہ وقت اور جگہ پر خداوند سے دعا کرنا اچھی بات ہے غاصم کر ہر دن کے آغاز پر، لیکن ہر وقت دعا کرنے میں بھی بڑی قدرت و طاقت پائی جاتی ہے۔

موثر اور قدرت بھری دعائیں پختہ ہونے کا طریقہ کار سادہ ہے اور وہ یہ ہے کہ خداوند کی حضوری میں وقت گزارنا۔ مُسْكَن کے پیروں کا رہوتے یہی ہماری زندگی کا مرکز و محور ہونا چاہیے۔
اگر آپ اور میں دن کا آغاز کرنے سے پہلے خداوند کی حضوری میں وقت گزار میں اور باقی سارا دن اس حضوری کے گھر سے احساس میں رہیں تو ہم اپنی روزمرہ زندگی میں ثاندار نتائج دیکھیں گے۔

اگر آپ سوچتے میں کہ آپ کے پاس وقت نہیں ہے تو اس اصول کو یاد رکھیں کہ: میں جتنا زیادہ مصروف ہوتی جاؤں گی مجھے اتنا زیادہ خدا کے ساتھ وقت گزارنے کی ضرورت ہے "میں جتنا زیادہ کام کروں گی مجھے اتنی ہی زیادہ اُس کی مدد کی ضرورت ہے۔

اگر آپ مارچنائی طرح مصروفیت کی وجد دعا کرنے سے قاصر میں تو آپ داقی بہت زیادہ مصروف ہیں۔ پھر تو آپ کو مریم کی طرح بننا ہے اور کچھ غیر ضروری کاموں کو تھوڑی دیر کے لئے چھوڑنا ہے تاکہ آپ خداوند کے قدموں میں بیٹھ کر اس سے یکھیں۔

اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ اس سے بادشاہی کی کنجیاں حاصل کر لیں گے۔

باب چہارم

بادشاہی کی کنجیاں

”میں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تھیے دوں گا۔۔۔“ متنی 16:19

”جب یوں قصیرہ فلی کے علاقہ میں آیا تو اس نے اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ لوگ اُن آدم کو کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا بعض یو جملہ پتھر مددینے والا کہتے ہیں بعض ایسا یہ، بعض یہ میاہیا نبیوں میں سے کوئی۔ اس نے ان سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو؟ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیان تکمیل کیا ہے۔“ متنی 16:13-16

جب پطرس نے یہ کہا کہ یوں ہی مُسْح اور زندہ خدا کا بیان ہے تو وہ اپنے منہ سے اُس ایمان کا اقرار کر رہا تھا جو اُس کے دل میں تھا۔

یہ سمجھنا ہمارے لئے از حد ضروری ہے کہ ہمارے منہ کا اقرار ہمارے دل میں لئنے والے ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم رو میوں 10:10 میں پڑھتے ہیں: ”ہر شخص دل سے ایمان [مُسْح پر بھروسہ اور اعتماد] لاتا ہے۔ اور راستباز [راستباز قرار دیا جانا، خدا کے حضور قابل قبول]، ٹھرنا ہے۔ اور منہ سے اقرار [ظاہری اعلان، اپنے ایمان کا آزاد مرغی سے بیان کرنا] اور [اپنی] نجات کی تصدیق کرتا ہے۔

اس لئے دعا بہت اہم ہے۔ کیونکہ دعائیں جن با توں کا اقرار ہم اپنے منہ سے یعنی ظاہری طور سے کرنا شروع کرتے ہیں تو وہ باتیں ہمارے اندر ورنی ایمان کے وید سے ہمارے دل میں مضبوط ہو جاتی اور ہماری زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں۔

اس نے دعائیں کلام کے حوالہ جات کا اقرار کرنا بہت ضروری ہے۔ جب ہم اپنی زبان سے جسمانی عالم میں خدا کے کلام کا اقرار اور اعلان کرتے ہے تو روحاںی عالم میں برکتیں بحال ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور پچھلی عرصہ میں ان روحاںی برکات کا ظہور جسمانی عالم میں نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔

محجے اور آپ کو مسلسل خدا کے کلام کا اقرار کرنا پاچا ہے۔ یہ اقرار ہمیں اس طرح سے کرنا پاچا ہے: ”اے باپ میں تجوید بھروسہ رکھتی ہوں۔ میرا ایمان ہے کہ تو مجھ سے اتنی محبت رکھتا ہے کہ تو نے اپنے بیٹے کو میرے گھاہوں کے واسطے صلیب پر موت کے حوالہ کر دیا۔

”میرا ایمان ہے کہ تو نے مجھے اپنے پاک روح سے معمور کیا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ میری زندگی کے لئے تیرا ایک اچھا منصوبہ ہے اور تو مجھے اس منصوبہ کو پورا کرنے کے لئے وقت دے رہا ہے۔ ”میرا ایمان ہے کہ تیرا مسیح میرے اور پرہیز ہے تاکہ میں یہ ماروں پر ہاتھ رکھوں اور وہ بخلے چھنگلے ہو جائیں اور یہ کہ میں بدر و حوش کو نکالوں اور وہ بھاگ جائیں۔

”میرا ایمان ہے کہ تیرے کلام کے مطابق چلنے سے میں جو کام بھی کروں گی وہ بڑھے گا اور کامیابی سے ہمکنار ہو گا۔“

ہمیں آگے ہی آگے ہی بڑھنا اور اپنے دل میں بھروسہ رکھنا اور منہ سے ان باتوں کا اقرار کرنا ہے جو خدا نے ہمارے لئے اپنے کلام میں فرمائی ہیں۔ خدا نے اپنے کلام میں واضح طور پر فرمایا ہے کہ اس نے ہمیں دہشت کی روح نہیں بلکہ محبت اور قدرت اور تربیت کی روح دی ہے۔

اس نے ہمیں ہمیشہ یہ اقرار کرنا ہے کہ ”میں نہیں ذردوں گی۔“

ایمان غالب ہو گا

"یوں نے جواب میں اس سے کہا مبارک [خوش، خوش قسمت، قابل رشک] ہے تو شمعون بریونا کیونکہ یہ بات گوشت اور خون [انسان] نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے۔ اور میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پپڑیں [یونانی] میں پپڑوں، پچھر کا ایک بڑا [ٹکوڑا] ہے اور میں اس پچھر پر اپنی کلیسیاء بناؤں گا اور عالم ارواح [شیطانی دنیا کی] قوتیں [کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔"

۱۷:۱۶-۱۸

لیوں نے اس حوالہ میں کس چنان کاذکر کیا ہے؟ یہ ایمان کی چنان ہے۔ وہ شمعون پطرس کو بتا رہا تھا کہ جس ایمان کا ظہرا اس نے ابھی کیا ہے اس پر وہ اپنی کلبی سیارہ بنائے گا اور (مگر) یہیں تجمد کے مطابق (عالم ارواح کے دروازے

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جو ایمان پر چلتا ہے اس پر عالم ارواح کے دروازے غالب نہ آئیں گے۔ خوف جہنم سے باری ہوتا ہے۔ اس لئے یو جنا ہمیں بتاتا ہے کہ ”خوف سے غذاب پیدا ہوتا ہے۔“

١٨:٤

لیکن جب اس خوف کا مقابلہ ایمان کے ساتھ کیا جاتا ہے تو عالم ارواح اس پر غالب نہیں ہو سکتا۔

بادشاہی کی کنجیاں

یوں سمجھیاں یہ کہہ رہے ہیں کہ ”جو کچھ آسمان پر ہو رہا ہے میں تمہیں قوت اور اختیار دیتا ہوں کہ زمین پر ویسا ہی کر سکو۔“

یہ اُس دعا کی تکمیل ہے جو یوں سمجھ نے متی 10:6 میں اپنے شاگردوں کو سخنانی تھی کہ باپ سے کیسے دعا کرنی ہے۔ اُس میں یہی بات کہی تھی کہ: ”تیری بادشاہی آئے، تیری مرغی جس طرح آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔“

آگے پل کر متی 18:18 میں یوں نے تمام شاگردوں کو باندھنے اور کھولنے کی قدرت عنایت کی اور کہا ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ تم زمین پر باندھو گے کہ وہ ناجائز اور قانونی ہے وہ آسمان پر پہلے ہی سے دیا ہی باندھا جا چکا ہے اور جو کچھ بھی تم زمین پر جائز اور قانونی قرار دو گے ضرور وہ آسمان پر بھی پہلے ہی سے جائز اور قانونی قرار دیا جا چکا ہے۔“

یوں ان کو جو بتار ہے تھے وہ یہ تھا کہ ان کو قوت اور اختیار دیا گیا ہے کہ وہ یہ کنجیاں استعمال کر کے آسمان پر خدا کی غالب مرغی ہے اُس کو زمین پر پورا کریں۔

میرا یمان ہے کہ وہ کنجیاں جو اُس نے پطرس اور دوسرے شاگردوں کو اور ہمیں میں میں یہ مختلف قسم کی دعائیں میں جن کا ہم مطالعہ کر رہے ہیں۔

جو شیئی دعا پر اثر ہے

”راتباز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ایلیاہ بھاراہم طبیعت انسان تھا۔ اس نے بڑے جوش سے دعا کی کہ مینہ نہ برسے۔ چنا پھساز ہے تین برس تک زمین پر مینہ نہ برسا۔ پھر اس نے دعا کی تو آسمان سے پانی برسا اور زمین میں

کسی بھی ادارے میں اغتیار اور قوت کس کے پاس ہوتا ہے؟ کیا اس شخص کے پاس نہیں جو چاہیوں کا اغتیار کرتا ہے؟
چاہیوں کا کیا کام ہے؟ وہ تالے کو بند بھی کر سکتی ہیں اور تالے کو کھول بھی سکتی ہیں۔ رومانی طور پر بھی بند کرنے اور
کھولنے سے بھی بھی مراد ہے۔ تالا بند کرنا اور تالا کھولنا۔

مثال کے طور پر جب ہم کسی کے لئے شفاعت کرتے ہیں، تو ہم اس شخص کی زندگی میں برکت کے دروازے کو کھول دیتے ہیں۔ ہم عالم ارواح کے اس دروازے کا تالا کھول دیتے ہیں جو اس کو قید میں رکھے ہوئے تھا۔
اسی طرح جب ہم خدا کے حضور شکر گزاری کی دعا کرتے ہیں تو ہم اپنی زندگی میں برکات کے تالے
کھول دیتے ہیں۔

ہمیں بھی خدا کی بادشاہی کی کنجیاں سونپی گئی ہیں۔ ان دعائی کنجیوں کے ساتھ ہمیں یہ وقت اور اغتیار سونپا گیا
ہے کہ جس طرح خدا کی مرخی آسمان پر پوری ہوتی ہے اسی طرح زمین پر بھی پوری کریں۔
یہ کیماڑا حق ہمیں دیا گیا ہے!

اس میں کوئی شک نہیں کہ ابلیس ہمیں یہ یقین دلا کر دھوکے میں رکھنا چاہتا ہے کہ ہماری دعائیہ زندگی
بالکل بے اثر ہے۔ تاکہ ہم ہمت ہار کر دعا کرنا ہی چھوڑ دیں اور چاہیوں کے اس پچھے کو اس کی بادشاہی اور تاریکی پر
 غالب آنے کے لئے استعمال نہ کریں۔

ابلیس کو موقع نہ دیں کہ وہ آپ کو آپ کی دعائیہ زندگی کے بارے میں لکھ میں ڈالے۔ خدا کی شخصیت کو
جانا شروع کریں۔ دعائیں اسے پکاریں اور ہر طرح سے ہر قسم کی دعا کریں۔ ایمان رکھیں کہ آپ کی جوش سے بھری
دلی دعائیں موثر ہیں کیونکہ آپ کا ایمان خدا پر ہے نہ کہ اپنی طاقت سے گزارنے والی پاک زندگی اور مدد ہی خوبصورت اور
ثیریں الفاظ سے کی گئی دعاوں پر ہے۔

ڈعا درخواست کے طرح ہے

”کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں [دیلر اندر خواست] دنما اور منت کے ویڈیو سے شکر گزاری کے ساتھ نہاد کے سامنے پیش کی جائیں۔“

فلپیوں 6:4

جب ہم منابعات کی دعا میکھر ہے تھے اس وقت ہم نے اس حوالہ میں غور کیا تھا۔
مناجات کیا ہیں؟ اس آیت کے مطابق قسمی درخواست ہے۔ اس قسمی درخواست کے لئے ایک اور لفظ بھی ہے جسے دیلر اندر خواست کہا جاتا ہے۔

دیلر اندر خواست کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کسی ایسی پیچر کا مطالبہ یا درخواست جو قانونی طور پر اس شخص کی ہے لیکن ابھی تک اس کو ملی (قبضہ) نہیں ہے۔ جیسا کہ امریکی فوج میں ہوتا ہے کہ جہاں ایک افرکے پاس فوجیوں کے لئے رس موجود ہوتی ہے۔ امریکہ کے ہر ایک فوجی کو ملازم ہونے کی جیشیت سے پورا حق ہے کہ اس رس میں سے ضرورت کا سامان استعمال کرے لیکن اس سامان کو حاصل کرنے کے لئے اسے ایک درخواست دینی پڑتی ہے۔

خداوند نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ جب ہم دعا کرتے ہیں تو ہم درخواست پیش کرتے ہیں تاکہ وہ چیزیں جو نہ انسان پیشہ ہی سے ہمارے لئے الگ کر کھی میں ان میں سے ہماری ضرورت پوری ہو۔

اس حوالہ کے مطابق روزمرہ زندگی سے میں آپ کو ایک مثال پیش کروں گی۔ میں اور آپ شاید بینک میں پچھر رقم جمع کر داپکیں۔ تو بھی بوقت ضرورت ان بیجوں کو نکوا کرا استعمال کرنے کے لئے ہم چیک کی صورت میں بینک کو درخواست پیش کرتے ہیں تاکہ نہیں یا جس شخص کو مخصوص رقم کا چیک دیا گیا ہے پیسے دینے جائیں اور ہماری

جو بھی ضرورت ہے ہم ان پیسوں سے اُسے پورا کر سکیں۔

اسی طرح مختلف شعبوں کے میغز میرے شوہر کے پاس جو ہماری منفری کے خواجی میں اپنے اپنے شعبوں کے لئے پیسے کی درخواست لے کر آتے ہیں اگرچہ وہ پیسہ خدمت کے کام کے لئے ہی مخصوص ہے لیکن تو بھی اس کو حاصل کرنے کے لئے ان کو ایک درخواست جمع کروانی پڑتی ہے جس میں مقصد کا بیان اور قسم کا اندر ارج کرنا لازمی ہوتا ہے۔

ذعا بھی کچھ اسی طرح ہے کہ ہم نہ اکی حضور میں آسمانی درخواست پیش کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے اور خدمت کو باری رکھنے کے لئے کیا در کار ہے۔

یوں کے نام سے ما نگین

”پس تمہیں بھی اب تو غم [دکھی، افراد] ہے مگر میں تم سے پھر ملوں گا اور تمہارا دل خوش ہو گا اور تمہاری خوشی کوئی تم سے بچیں نہ لے گا۔ اس دن تم محج سے کچھ دپوچو گے۔ میں تم سے بچ کہتا ہوں کہ اگر باپ سے کچھ مانگو گے تو وہ میرے نام [مجھے دیے ہی پیش کرنا بھائیں ہوں] سے تم کو دے گا۔“ یو ہنا 23:6-22

بانسل ہمیں سمجھاتی ہے کہ خدا ہمارے بارے میں سب کچھ جانتا ہے (دیکھیں زبور 1:139) وہ ہمارے مالگنس سے پہلے ہی جانتا ہے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے (دیکھیں متی 6:32، 30) تو بھی اس کا حکم ہے کہ ہم ما نگین (متی 7:7)

ہماری ضرورتیں محض خواہش کرنے سے ہی پوری نہیں ہوتیں۔ یہ کہتے رہنا کہ ”کاش میرے پاس پیسے ہوتے یا“ کاش مجھے اس سر درد سے نجات مل جائے یا ”کاش مجھے خوف سے رہائی مل جائے“ یہ آسمانی درخواست

نہیں ہے۔

یعقوب 8:5 کے مطابق ہمیں ایمان سے اپنی شرورت کے لئے مانگنا اور بھروسہ رکھنا ہے کہ جو کچھ ہم نے مانگا ہے وہ ہمیں مل گیا ہے کیونکہ ہم نے خدا کی برکات کے ذخیرہ خانہ سے درخواست کی ہے۔

یوحننا 16 باب کے مطابق یسوع نے صلیب پر جانے سے پہلے اپنے شاگردوں کو صاف صاف بتایا کہ جب تم دعا کرو تو ایمان رکھو اور ساختہ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ اُس کے نام سے مانگو۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ہر دعا کے آخر میں یہ جملہ کہیں کہ ”یسوع کے نام سے۔“ اگر ہم محتاج نہ ہوں گے تو ہم فقط منہ بھی ہو جائیں گے کہ ہمارے منہ سے ہر وقت ”ہالیویا، یا“ ”خدا کی تعریف“ یا ”یسوع کے نام میں“ ہی نکلے گا جس کے کوئی معنی نہ ہوں گے۔

یسوع نے ہمیں ایسا کرنے کے لئے نہیں کہا ہے۔ دراصل یسوع نے جو کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے حکم کے مطابق ہم اُس کے نام کے اختیار کو استعمال کریں تاکہ خدا کی مرغی جس طرح آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ اس نے یہ کہا ہے کہ ہم خدا بap کے حضور میں درخواست پیش کریں جس پر اُس کے بیٹھ کی مہر ثبت ہوتا کہ اُس کی بادشاہی کی وسعت کے لئے جو کچھ در کار ہے وہ ہمیں مل جائے۔

ہماری منظری میں ہمارے ملازمین کو چھینیاں کرنے کا قانونی حق مصالح ہے۔ لیکن چھینوں کی خواہش کرنے سے انہیں چھینیاں نہیں مل جاتیں اور اگر وہ درخواست جمع نہ کروائیں تو انہیں ایک دن کی بھی چھٹی نہیں ملے گی۔ آسمان پر میرے اور آپ کے لئے میراث موجود ہے جو یسوع کے بھائے لگئے لوہ سے خریدی گئی ہے (دیکھیں افیوں 11:1-12) یہ قانونی طور پر ہمارا حق ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے زیادہ درخواستیں پیش ہی نہیں کی ہیں۔

اگر ہماری منظری کا کوئی ملازم ڈیو کے سامنے چھینوں کی درخواست رکھتا ہے اور اس شخص کو چھینوں کی ابازت نہیں ملتی تو وہ ڈیو کے پاس پہنچ کویہ پوچھ سکتا ہے کہ ”کیا آپ سے میری درخواست گم ہو گئی ہے؟ مجھے چھینوں کی ابازت ملنی چاہیے یہ میرا حق ہے؟“

جب ہم یوں کے نام سے اور ایمان سے خدا کے سامنے کوئی درخواست پیش کرتے ہیں اور وہ ہماری وہ درخواست ہمیں نہیں ملتی

تو ہمیں پورا حق ہے کہ خداوند کے پاس جائیں اور اس سے ادب سے پوچھیں کہ ”اے باپ کیا آپ میری درخواست کو بھول تو نہیں گے؟“ یہ ادبی نہیں بلکہ ایمان ہے۔ دراصل اس بات سے ہم خدا پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم توقع کرتے ہیں کہ وہ اپنے کلام کو پورا کرے گا کیونکہ وہ قادر ہے۔

یوں کے نام کو استعمال کریں!

”اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے تاکہ تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔“

یو جنا 16:24

یوں نے حکم دیا ہے کہ ہم جو کچھ اس کے نام سے مانگیں گے وہ ہمیں مل جائے گا تاکہ ہماری خوشی پوری ہو۔

میں اس بات کی قائل ہوں کہ آج ایمانداروں کی زندگی میں خوشی کی کمی ایک اہم وجہ دعا کی کمی ہے۔ اور دعا کی کمی ایک وجہ یہ ہے کہ خدا کے لوگ اپنی برکات کے لئے دعا اور درخواست کرنے کی بجائے سب کچھ اپنی وقت اور اپنی کوششوں سے کرنے میں مصروف ہیں۔

یوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا ہے کہ اس کے مزدوں میں سے جی اٹھنے کے بعد حالات بدل جائیں گے اور انہیں ایک ایسی نئی وقت اور اختیار کا تجربہ ہو گا جس سے وہ پہلے واقع نہیں تھے۔

”اور جب وہ وقت آیا تو اس نے انکو بتایا کہ ”اب سے تم باپ کے پاس براہ راست جائیں گے جو اور وہ تمہیں وہ سب دے گا جو تم میرے نام سے مانگو گے تمہیں مجھ سے کچھ مانگنے کی ضرورت نہیں۔

یوں کے نام سے مانگنے سے کیا مراد ہے؟

آیت 24 کے مطابق یوں کے نام میں دعا کرنے سے مراد باپ کے سامنے یوں کو جیادہ ہے ویسے ہی

پیش کرنا ہے۔

دعا کی وقت میں ہمارے کمزور ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم خدا کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس میں مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو ہم بے دل ہو جاتے ہیں کہ اب ہم اس کو اپنی جگہ پر سمجھ کریں جس کی بنیاد پر وہ ہماری درخواست پوری کرے۔

بانیل بیان کرتی ہے کہ خدا کی نکاہ میں ہماری راستبازی گندی دھیبوں کی مانند ہے (دیکھیں یہ عیاہ 6:64)۔ پس ہم خدا کے سامنے تسبیح یوں کے خون کے سوا کچھ بھی پیش نہیں کر سکتے۔

اس لئے میں اپنی کتاب جس کا عنوان ”کلام اور لہو“ ہے کہ بارے میں بہت جوش سے بھری ہوئی ہوں (اس کتاب کے آخر میں دی گئی کتابوں کی فہرست میں اس کتاب کا نام مندرج ہے) اس کتاب میں میں نے اس مسئلہ کے بارے میں گفتوں کی ہے۔

جب میں اور آپ خدا کے فعل کے تخت کے سامنے یوں کے لہو کے پردہ کو اوڑھ کر آتے ہیں اور اس کے کلام کے مطابق اس کے بیٹھے یوں تسبیح کے نام سے مانگتے ہیں تو تمیں یقین ہونا چاہیے کہ جو درخواستیں ہم نے اس کے سامنے پیش کی ہیں وہ پوری کی جائیں گی۔ اس لئے نہیں کہ خدا ہمارا مقر و فرش ہے یا ہم کامل اور قابل ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ ہم سے پیار کرتا اور اپنی مرضی کو ہماری خدمت کے دید سے پورا کرنا چاہتا ہے۔

یوں کے نام میں قدرت ہے۔ اس کے نام کے ذکر کے ساتھ ہی ہر گھنٹا چاہیے وہ آسمان میں ہو یا زمین کے پیچے جھک جاتا ہے۔ (دیکھیں فلیپیوں 2:10) اسی نام کی وقت میں نہیں ہماروں کی شفا کے لئے ان پر باختر کھٹا ہے۔

اور وہ شفاضا جائیں گے۔ پر وہ حوال کو نکالنا ہے اور وہ بھاگ جائیں گئیں اور جو کام یہ یوں نے کئے ویسے ہی کام بلکہ ان سے بھی بڑے کام کرنے میں تاکہ خدا کے نام کو جلال ملے (دیکھیں مرقس 16:18-17: یو ہنا 14:12)۔

یہ یوں نے اپنا خون بہا کر ہمارے لئے ایک جلالی میراث خرید لی ہے۔ اب ہم اس کے ہم میراث میں (دیکھیں رو میوں 8:17) یہ یوں نے اپنی قربانی دے کر جو میراث ہمارے لئے حاصل کی ہے وہ آسمان پر محفوظ ہے۔ اور اس خزانے کی کنجیاں ہمارے پاس میں اور وہ ہماری دعائیں میں۔
تمیں خوف اور کمی میں زندگی نہیں گزارنی ہے۔ آئیں ان کنجیوں کو استعمال کرنا اور آسمانی برکات کے دروازوں کو کھولنا شروع کریں تاکہ خدا سے جلال کے لئے آسمانی برکات کی بارش ہم پر ہوتا کہ اس کی مرثی جس طرح آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی پوری ہوتا کہ ہماری خوشی پوری ہو جائے۔

خوف خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ خوف ابلیس کی طرف سے ہے۔

خوف کے خلاف ایک سُمیگی کا واحد جواب یہ ہونا چاہیے: ”یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے اس لئے میں اس کے ساتھ نہیں پڑوں گی اور نہ اسے اپنی زندگی پر قابض ہونے دوں گی۔“ میں اپنے خوف کا مقابلہ کروں گی، یہونکہ جہنم سے یہ روح مجھے عذاب میں ڈالنے کے لئے بھیجی گئی ہے۔ ”میں اکثر کہتی ہوں کہ خوف ایسی روح ہے جسے ابلیس خدا کے لوگوں کو حقیقی مالک یہوں مسیح کے اعتیار میں آنے سے روکنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔

میرا ایمان ہے کہ خدا تمہل کے ساتھ ہمارے اندر کام کرتا ہے تاکہ ہمیں قید سے آزادی مل جائے۔ باطل ان بدایات سے بھری پڑی ہے، ”خوف نہ کرو“ جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا گیا ہے، میرا اپنی زندگی کے واقعات سے میں نے یہ کہا اور سمجھا ہے کہ ”خوف نہ کر“ کا مطلب ہے ”حالات سے مت بھاؤ!“

میں آپ کی حوصلہ افرانی کرنا چاہتی ہوں کہ بہتر کھیں اور کوشش کریں اور اگر ضرورت ہو تو“

خوف میں رہ کر ہی کام کریں ”خوف سے مت بھاگیں بلکہ دعا میں ایمان سے اس کا مقابلہ کریں۔

یاد رکھیں کہ خدا آپ کو آپ کے سارے خوف سے ربانی دینا چاہتا ہے۔

F - False

E - Evidence

A - Appearing

R - Real

حصہ دو تتم

خوف پر فتح پانے والی آیات

تب موئی نے لوگوں سے کھاؤ رہا تھا، چپ چاپ کھڑے ہو کر خداوند کے کام کو دیکھو جو وہ آج تمہارے لئے کرے گا۔ یہ کلمہ جن مصریوں کو تم آج دیکھتے ہو ان پر بھی اب تک نہ دیکھو گے۔

خروج 14:13

دیکھ اس علک کو خداوند تیرے خدا نے تیرے سامنے کر دیا ہے۔ سو تو جا اور عیسیٰ خداوند تیرے باپ دادا کے خدا نے تجھ سے کھا بھے تو اس پر قبضہ کر اور نہ خوف کھانہ ہر انسان ہو۔

اسٹنا 21:1

تو مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ۔ مت ڈر اور نہ ان سے خوف کھا کیونکہ خداوند تیرا اندھوں تیرے ساتھ جاتا ہے۔ وہ تجھ سے دست بردار نہیں ہو گا اور نہ تجھ کو چھوڑے گا۔

اسٹنا 6:31

کیا میں نے تجھ کو حکم نہیں دیا سو مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ خوف نہ کھا اور بے دل نہ ہو کیونکہ خداوند تیرا اندھا جہاں جہاں تو جائے تیرے ساتھ رہے گا۔

یشوع 9:1

تو مت ڈر [کچھ بھی ایسا ہے جی نہیں جس خوف زدہ ہوا جائے] کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں، ہر اسال نہ ہو کیونکہ میں تیرا

غدا ہوں۔ میں تجھے زور بخشوں گا۔ میں تیری مدد کروں گا اور میں اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ [فُحْمَنْد] سے تجھے سن ہالوں گا۔ کیونکہ میں خدا نہ تیر انداز تیر ادھنا تھ پکو کر کھوں گا ملت ڈر میں تیری مدد کروں گا۔

یسعیاہ 13:10:41

اور اب اے یعقوب خداوند جس نے تجوہ کو پیدا کیا اور جس نے اے اسرائیل تجوہ کو بنایا یوں فرماتا ہے کہ خوف نہ کر کیونکہ میں نے تیر انداز دیا ہے۔ میں نے تیر انام لے کر تجھے بلایا ہے تو میرا ہے۔ جب تو سیلاں میں سے گزرے گا تو میں تیر سے ساتھ ہوں گا اور جب تو ندیوں کو عبور کرے گا تو وہ تجھے دڑبائیں گی۔ جب تو آگ پر چلے گا تو تجھے آنحضرت لے گی اور شعلہ تجھے نہ جلانے گا۔”
یسعیاہ 43:2-1

کیونکہ تم کو غلامی کی روح نہیں ملی جس سے پھر ڈپید اہو بلکہ لے پاک ہونے کی روح ملی ہے جس سے ہم اباليعنی اے باپ کہہ کر پکارتے ہیں۔
رومیوں 15:8

اور کسی بات میں مخالفوں سے دہشت [کسی بھی لمحہ] نہیں کھاتے۔ یہ ان کے لئے بلاکت کاملاً نشان ہے لیکن تمہاری نجات کا اور یہ خدا کی طرف سے ہے۔
فلپیوں 1:28

کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں [دیلر اند رخواستیں] دعا اور منت کے ویلے سے ٹھر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔ تو خدا کا اطمینان [تمہارا ہو گا، مسیح کے وسلے نجات کی یقین دھانی، روح کی آسودگی زندگی میں ہر قسم کے اتنا چڑھاو میں قیامت پرندی اور خدا کی اطمینان] میں تسلی جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیح یوم میں محفوظ رکھے گا۔
فلپیوں 7:4-6

کیونکہ خدا نے ہمیں دہشت [بزدیل، بھجوڑاپن، خوف کے آگے جھکنے والی] کی روح نہیں بلکہ [اس نے ایک روح دی ہے]

قدرت اور محبت اور تربیت کی روح دی ہے۔
تمیتیحیں 2:7

زر کی دوستی [شامل حس لائق، حر ص، ہوس، دنیاوی مال و دولت] سے غالی رہ اور جو تمہارے پاس ہے اسی پر
قناعت [حالات اور جو کچھ بھی پاس ہے] کرو کیونکہ اس [غدا] نے خود فرمایا ہے کہ میں تجھ سے ہر گز دست بردارہ ہوں
گا اور بھی تجھے نہ چھوڑوں [پچھے رکھوں گا]۔ اس واسطے ہم دلیری کے ساتھ کہتے ہیں کہ خداوند میر امداد گار ہے۔ میں

خوف نہ کروں گا۔ انسان میرا کیا کرے گا۔
عبرانیوں 6:13-5

محبت میں خوف [ذرا اور خطرہ کا وجد ہی نہ ہونا] نہیں ہوتا بلکہ کامل محبت [مکمل، کامل] خوف کو دور کر دیتی ہے کیونکہ
خوف سے عذاب پیدا ہوتا ہے اور کوئی خوف کرنے والا محبت میں کامل نہیں ہوا۔
یوحنا 4:18

خوف پر قابو پانے کی ڈمما

اے خداوند، خوف سے مجھے آزاد کر، میری مدد کر کہ میں حوصلہ مند اور پاک دلیری سے معمور ہو۔ میری مدد فرمائے خوف نہ کروں بلکہ وہ سب کچھ قبصہ میں لے لوں جو تو مجھے دینے کی خواہش رکھتا ہے۔ میری مدد فرمائے میں جان لوں کہ تو مجھ سے کتنی محبت رکھتا ہے۔ کیونکہ کامل محبت (میرے لئے تیری محبت) تمام خوف کو باہر نکال دیتی ہے یہ نوع
محب کے نام میں، آمین

آپ اپنی ساری زندگی ہر قسم کے خوف سے آزاد ہو کر گزار سکتے ہیں!

ہست سے لوگ اپنی پوری زندگی خوف کے بہب مخلوق اور خوب کے بندھوں میں گزارتے رہتے ہیں۔ چاہے وہ مر نے کا خوف ہو یا بہرے بال کٹوانے کا خوف ہو۔ اس سے زندگی مزید کربناک ہو سکتی ہے۔ خوف کو دور کرنے کی خواہش سے خوف دور نہیں ہوتا بلکہ۔۔۔ اس سے نہش کرنے ضروری ہے اس کا سامنا خدا کے کلام کے ذریعہ کیا جائے۔ یہیں خوف پر ظاہر کرنا ہو گا کہ یہ ہم پر حکمرانی نہیں کرے گا۔

اس طاقتوں کتاب میں سب سے بہترین مصنف جوئیں مائیر نے کلام خدا اور اپنے ذاتی تجربات سے جوابات فراہم کئے ہیں کہ ان مخصوص بندھوں سے چھٹکارے کی راہ کیا ہے۔ آپ یہیں لگئے کہ کس طرح خدا کے کلام کے ساتھ خوف کا سامنا کریں اور اسی اپنی زندگی سے باہر رکھنے کے لئے ”بادشاہت کی چاہیوں“ کا استعمال لیئے کریں۔ جوئیں مائیر اس کے ساتھ ہی زندگیوں کو تبدیل کرنے والی سچائی کو وضاحت بھی کرتی ہیں۔ کامل محبت خوف کو دور کر دیتی ہے اور وہ اس سے مقابلہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

دہشت اور خوف کو ایک بھی دن اپنی زندگی پر حکمرانی نہ کرنے دیں! خوف کی کمر توڑ دو اور آج آزاد ہو جاؤ!

اس تعلیمی سلسلہ کی گیکر کتب بھی دیکھیں:
افسردگی کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں
تہائی یا لکھے پن کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں
مایوسی کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں
لکھے پن کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں
دباو کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں
فلک مندی کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں